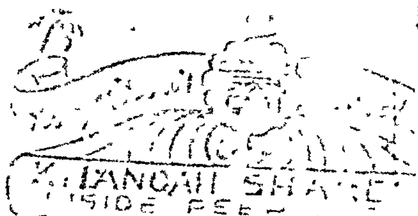
صورة ما رسمه مقرظاً حجة الاسلام باقر العلوم استاذ الکل البحر الزاخر مولانا السید محمد باقر رئیس جامعة سلطانیه کالج ونصیرآباد دام ظلاله ولا زال کماله

باسمه سبحانه

لقد احسن واجاد ملاذ السادة الامجاد غصن الشرف المیاد کوکب الفضل الوقاد الصفی البهی ولدی السید **علی نقی النقوی** بلغه الله الی معارج الرشاد فی شرح لامیة العرب واتی سلمه الرب بما یحکی حلاوة رطب العرب وارتشاف الضرب ویومی الی بلوغ الارب حرسه الله وحماه ورزقه ما یتمناه



محمد باقر الرضوی
عفی الله عن جرائمه

تقريظ منيف لسلطان الادباء الاعلام الاستاد ومن
عليه في العلوم الادبية الاستناد مولانا المفتي
السيد محمد على (پروفیسر شعبۂ ادب شیعہ عربی کالج لکھنؤ) مد ظلہ

باسمہ سبحانہ

الحمد لله الذى لم يعقد ناصية رحمته الا على من لم ترد دها
بتفوته والذى فطر الخلائق بكلمة فاه بها لسان قدرته والصلوة
على من ميز رشيق الكلام من عجمته واعتيم بمنطق فصيح ما حشم
المصقع حمامة كعبته وعلى اله وعترته سيما على من شق اديم
الفصحاء بعده وبتر لفظته واصمتى اناءهم برشاقة كلمته
على الفائح لسان الله بريا فارة منه حته اما بعد فتلك
عجالة مستج الطلبة جملها يد الفاضل البارع والطود الفارع
الراتع من رياض الفنون في خصبها لمراتع والكارع من حياض
العلوم في اترع المشارع اللوذعي اليلمعي المولوى

علی نقی النقوی هداه الله القوی الی الصراط السوی غیر راکب راسه الی ما یبغی الہیا و ما انزہ من تریحیتہ ولا فل بارد فکرته فی شرح النصیحة الوحیدة المسماة بالامینة العرب بلسان ہندی نصیح مبین نفع الله بہا الطالبین و عرضہا علی لاصلاح ما و ہی منہا وفسد و تجمیر ما بسط خارجا عن الحد فقومت اودہا واعززت ثمدہا کما رققت جمدہا وازحت عنہا کمدہا فجاءت بحمد الله مخطوبة من الاحباب محبوبة الی قلوب اولی الالباب. ولخر دعوانا و نفق مانفقنا فی صدد الکتاب ان الحمد لله الوہاب و الصلاة علی محمد والہ الاطیاب من یومنا الی یوم الحساب

رقمہ بیمناہ محمد علی عفی عنہ (م ت)

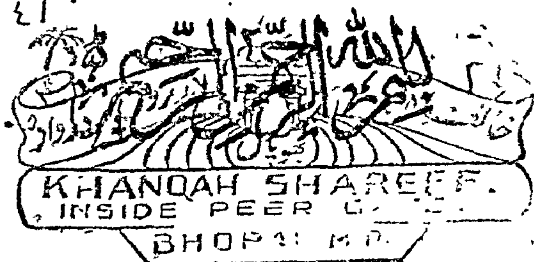
ہذا ہو التقریظ لقبلة الاعلام نجم الملة استادی شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن رئیس مدرسة الشرائع ناظمیہ کالج لکھنؤ لازالت شموس افاداته طالعة

باسمہ سبحانہ

احسنت احسنت فیما اوضحت و بینت واحکمت و اتقنت فلله درک ولا شل عشرک ۵

حررہ السید نجم الحسن عفی عنہ

محمد سعید غفرلہ
۱۵/۴/۵۵۱ میلادیہ



الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان وجعل له اللسان معربا عما
فی الجنان وفضل لسان العرب علی جمیع الالسنة فی سائر الازمان
والصلوٰة الزهریة بریا الآس والریحان علی من بعث هادیا للانس والجان
فانزل علیه القرآن دواء للظمآن وسقاء للعطشان فعجزت دون
مبارغته مصاقع عدنان وکلت عن مجاراته بلغاء قحطان واهلیته
مشیدی الاتیان الذین رکدت لدی فصاحتهم عواصف سحبان و
همدت قبال بلاغتهم شقاشق نابغة الذبیان صلوٰة دائمة باقیة
ما تغردت البلابل باشهی النغم والطف الالحان وما ترنمت السواجع
علی معارج الاغصان وبعد اہل عقل کے نزدیک یہ امر قابل انکار نہیں ہے
کہ دنیا کی تمام زبانوں سے بہتر اور تمام لغات سے افضل زبان عرب ہی اور اسکا
ثبوت علاوہ دیگر دلیلوں کے یوں بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے نبی

جناب محمد مصطفےٰ پر اپنی کتاب قرآن مجید اسی زبان مین نازل کی اور اسکے علاوہ
اپنے نبی اور اُنکے اوصیا کی بھی زبان یہی قرار دی- اگر عالم مین کوئی اور زبان
اس سے بہتر ہوتی تو یقینا خداوند عالم اُس مین قرآن مجید کو نازل کرتا جبکہ خالق
کائنات نے تمام زبانون مین سے اس زبان کو اس شرف کے لیے منتخب فرمایا
تو معلوم ہوا کہ یہی زبان سب زبانون سے بہتر ہے- قرآن مجید مین خالق کلام
نے اس زبان کی مدح مین فرمایا ہے بلسان عربی مبین خداوند عالم نے
جس چیز کو مبین فرمایا ہے وہ اپنی نوعیت سے بہت عظیم شی ہے امام کو مبین
فرمایا ہے کل شئ احصیناہ فی امام مبین دوسرے کتاب کو ولا رطب
ولا یابس الا فی کتاب مبین تیسرے امتحان ابراہیم کو ان هذا لهو البلاء
المبین جہانتک نظر کیجاتی ہے غالبا جن امور کو خداوند عالم نے مبین فرمایا ہے
وہ عظیم اشیا ہین اس زبان کو بھی خداوند عالم نے مبین فرمایا ہے جو اسکی عظمت
شان کی اول دلیل ہے جب یہ مطلب اپنے مقام پر ثابت ہے تو اس مین شک
نہین کہ ہر زبان کے حقائق ودقائق ونکات ولطائف کے پرکھنے کا معیار صرف
یہی ہے کہ اُسکے اشعار پر نظر ڈالی جائے اور ادبی دنیا مین تتبع وسیر کیجائے اسی
اصول سے لسان عربی کے نکات کا سمجھنا اور اسی طرح اونکے خیالات کا استکشاف
اس پر موقوف ہے کہ اونکے اشعار کا مطالعہ کیا جائے اور عرب مین شاعری نے
جتنی ترقی کی اوسکی نظیر دوسری قوموں مین ملنا مشکل ہے لیکن تمام کلام

عرب میں نظر عالم نے جو انتخاب کیا تو اوس مین چند ہی قصیدون پر قرعۂ انتخاب
پڑا جنکے سامنے فصحا نے گردنین جھکا دین جیسے وہ سات قصیدہ جو آج سبعہ
معلقہ کے نام سے مشہور ہین جنکے متعلق مشہور یہ ہے کہ خانہ کعبہ مین لٹکا دیے
گئے تھے اونکو خاص خصوصیت حاصل ہے اسی طرح سیکڑون قصیدہ شعرائے
عرب نے قافیہ لام مین کہے لیکن کسی کو یہ شرف حاصل نہین ہوا کہ وہ عرب کیجانب
منسوب ہوسکے مگر ایک قصیدہ شنفری ازدی کا وہ آج دنیائے ادب مین لامیۃ
العرب کے نام سے مشہور ہے یہ قصیدہ اپنی فصاحت وبلاغت وجزالت الفاظ و
لطائف معانی کے اعتبار سے اور دیگر وجوہ سے خاص امتیاز رکھتا ہے اس وجہ
سے اہل عالم نے یہ قدر کی کہ اسکو لامیۃ العرب کے نام سے مسمی کیا لیکن دقت
معانی اور جزالت الفاظ اور صعوبت ترکیب کے سبب سے بعض ارباب فضل تک
کی ہمتین اوسکے معانی سمجھنے سے اور اوسکے حل کرنے سے پست معلوم ہوتی ہین
لہذا ضرورت تھی اسکی کہ کوئی شرح ہو جو اوسکے وجوہ معانی پر سے نقاب خفا
کو ہٹائے اور اوسکے کنوز مطالب کو ظاہر کرے بنا بران بعض اکابر عظام نے
مجھکو مامور کیا کہ مین اپنی وسعت بھر اوسکے کشف مطالب مین حصہ لون اگرچہ
میرے قلم مین اتنی طاقت نہ تھی اور معلومات اسقدر وسیع نہ تھے کہ اس کام
کو کما ینبغی انجام دے سکتا مگر مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ پر بنا کرکے یہ چند اوراق
امتثالاً للامر تحریر کیے ہین اگر کوئی قلم لغزان سے لغزش ہوئی ہوگی تو اہل علم کا

رامن عقواد کے چھپانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن قبل شروع شرح کے لامیۃ العرب کے بعض خصوصیات اور شاعر کے مختصر حالات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

لامیۃ العرب کے خصوصیات

سابق کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس قصیدہ میں بعض خصوصیات تھے جنکی وجہ سے اہل زبان نے اس کا نام لامیۃ العرب رکھا اگرچہ وہ خصوصیات کیا ہیں اسکے لیے جہانتک میرے ناقص فہم نے رہبری کی چند امور واضح ہوتے۔

(پہلے) معلوم اس قصیدہ میں شاعر نے عادات مثلا ترک وطن سے راز و نیاز اور محبوب کے ویران مکانات پر رونا اور معشوق کے خالی کھنڈروں پر کھڑے ہو کر عشق بازی کی یاد تازہ کرنا ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر اکثر واقعی اور حسن الامر امور کو نظم کیا ہے اور فطری شاعری کا اظہار کیا ہے اور خاص اپنے دلی جذبات کو ظاہر کیا ہے۔

(دوسرے) اکثر اشعار میں شاعر نے مکارم اخلاق کی تعلیم کی ہے اور اسکے خصال حمیدہ کا سبق ملتا ہے چنانچہ جناب رسالت مآب سے بھی روایت کی گئی ہے کہ علموا اولادکم لامیۃ العرب فانہا تعلمہم مکارم الاخلاق کسی شعر میں کذب و نمیمہ کی برائی اور کہیں صبر کی تعلیم اور کسی جگہ قناعت کا درس اور کسی مقام پر حرص سے تحذیر ایسے بہت سے مقامات ہیں اور ہم شرح کے

ضمن میں جابجا اس مطلب پر تنبیہ کر دینگے۔

(تیسرے) جن واقعات کی حکایت شاعر نے کی ہے اونکی تصویر کھینچدی ہے چنانچہ اسکا اعلیٰ نمونہ یہ اشعار ہین

واصبح عنّی بالغمیصاء جالسا فریقان مسئول وآخر یسال

فقالوا لقد هرّت بلیل کلابنا فقلنا اذئب عسّ ام عسّ فرعل

فلم یک الا نبأة ثم هومت فقلنا قطاة ریع ام ریع اجدل

فان یک من جن لابرح طارقا وان یک انسا ماکها الانس یفعل

(چوتھے) اشعار مین خاص وہ جیز یعنی الفاظ جو اس زمانہ مین مستعمل نہین اور غریب تھے جا بجا آئے ہین وہ مذکور ہین جو عرب متقدمین کی خاص اصطلاحین تھین

شاعر کے مختصر حالات

شنفری نام تھا اور قبیلہ ازد کے بطن اوس بن حجر کی ایک نام اور فرد تھا اور اہل یمن کے شعرا مین سے اسکا شمار تھا یہ شاعر اون تیز رو لوگون مین تھا کہ جب وہ دوڑتے تھے تو گھوڑے تک اونکو نہ پاسکتے تھے وہ چند شخص تھے سلیک بن سلکہ اور عمرو بن براق اور اسید بن جابر اور تابط شرا اور شنفری سنہ ۵۱۰ ع مین داعی اجل کو لبیک کہا۔

کمسنی مین اسکو بنی شبابہ نے کہ جو ایک قبیلہ تھا فہم بن عمرو مین سے اسیر کر لیا تھا

یہ اُن مین نوبت یانار باینجا نتک کہ بنی سلامان نے ایک شخص کو بنی شبابہ مین سے اسیر کیا تو شبابہ نے شنفری کو فدیہ مین دیکے اوس اپنے اسیر کو رہا کرایا ۔ اب شنفری بنی سلامان مین رہنے لگا اور اپنے تئین اُنھین مین سے گنتا تھا یہانتک کہ اسنے ایک روز اوس شخص کی لڑکی سے کہ جس نے اسکو پرورش کیا تھا کہا کہ اغسلے راسی یا اخیة اے بہن میرا سر دھلا دے یہ سننا تھا کہ اُس لڑکی نے اسکو طمانچہ مارا اور کہا کہ تو میرا بھائی نہین ہے یہ سُنکے شنفری غضبناک اوس شخص کے پاس آیا جس نے اسکو خرید کیا تھا اور پوچھا کہ مین کس قبیلہ سے ہون اوس نے کہا اوس بنی حجر مین سے شنفری نے قسم کہائی کہ جب تک مین تم مین سے سو آدمی قتل نہ کرلونگا چین نہ لونگا اس بات پر کہ تم نے مجکو غلام بنایا ۔ اسکے بعد سے بنی سلامان کو قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ ننانوے شخص قتل کیے اسکے بعد اون لوگون نے اسکو دھوکا دیا اور دھوکے سے ایک تیز رو شخص نے اون مین سے جس کا نام اسید بن جابر تھا اسکو پکڑ لیا اور قتل کر ڈالا قتل کرتے وقت ان لوگون نے اس سے پوچھا کہ تجکو کہان دفن کرین تو اُس نے یہ شعر پڑھے ؎

لا تقبروني ان قبري محرم　　　عليكم ولكن ابشري ام عامر

اذا احتملوا راسي وفي الراس اكثري　　　وغودر عند الملتقى ثم سائري

هنالك لا ارجو حياة تسرني　　　سجيس الليالي مبسلا بالجرائر

اسکے قتل ہونے کے بعد اتفاقاً ایک شخص بنی سلامان مین سے اسکی لاش کی طرف

لذرا اوس نے اسکی کھوپری کو ٹھوکر ماری ایک ہڈی اسکے سر کی اوسکے پیرمین
اتر گئی اور وہ ہلاک ہوگیا اس عنوان سے سو مقتولین کی تعداد پوری ہوئی
اسکے بہت سے اشعار فخر و حماسہ وغیرہ مین ہین جنمین سے مشہور یہی قصیدہ لامیہ
ہے جسکی شرح اکثر یورپین اہل علم نے بھی کی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ع مین ایک انگریزی
ترجمہ اس کا چھپا اور سنہ ۱۸۵۳ع مین المان مین المانی زبان مین اس کا ترجمہ شایع ہوا
وسیع النظر اصحاب اگر اسکی تفصیلی حالات سے مطلع ہونا چاہتے ہین تو اغانی صفحہ ۸۹
ج ۲۱ اور کتاب الشعر والشعراء صفحہ ۱۵ اور خزانۃ الادب صفحہ ۱۶ ج ۲ اور مفضلیات
وغیرہ ملاحظہ کرین۔ وههنا اشرع فی شرح الابیات متوکلا علی خالق السموات

بسمہ سبحانہ ولہ الحمد

أَقِيمُوا بَنِي أُمِّي صُدُورَ مَطِيِّكُمْ ۔ فَإِنِّي إِلَى قَوْمٍ سِوَاكُمْ لَأَمْيَلُ (۱)

(اللغۃ) اقیموا صدور مطیکم یقال اقام صدر مطیتہ اذا سار و توجہ یعنی
جدوا فی امرکم وانتبھوا من رقدتکم وقیل اقیموا ھنا بمعنی اصرفوا عنی ومنہ
قول الشاعر ۔ اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ۔ والا تقیموا صاغرین الرؤسا
مطی جمع مطیۃ الدابۃ سمیت بذلک لانھا تمطو ای تسرع فی سیرھا وقیل
یستعمل فی الابل خاصۃ لانھا تمطی ای یرکب مطاھا وھو ظھرھا والامیل
بمعنی المائل (المعنی) شاعر کہتا ہے کہ میرے معاملہ میں غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ یقینًا مین تمھارے

سوا کسی (دوسری) قوم کی جانب رجوع کرنے والا ہون۔ اقامصدر حطیتہ کے لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ سواری کے سینہ کو قائم کیا مگر استعمال کوشش اور غفلت سے چونکنے میں ہوتا ہے۔

۲ لَقَدْ هُمّتِ الحَاجَاتُ وَاللَّيْلُ مُقْمِرٌ وَشُدَّتْ لِطِيَّاتٍ مَطَايَا وَأَرْحُلُ

(اللغۃ) حمت بالضم تضیت قدرت ای حضرت و تہیئات ویروی حمت بمعنی قربت یقال حم قدوم فلان ای دنا وحان وللقمر لیل فیہ القمر فشدت او لقت والطیات جمع طیۃ بالکسر النیۃ والمقصد یقال مضی لطیتہ ای لنیتہ التی انتواھا وبعدہ۔ عنا طیتہ ای مقصدہ ومنزلہ الذی انتواھا وآرحل جمع رحل مرکب للبعیر اصغر من القتب (المعنی) بس یقین جانو کہ (اسباب سفر کے متعلق) کل مقاصد پورے ہو گئے اور شب ماہتاب ہے اور (تکمیل) مقاصد کے لیے سواریان اور پالان باندھ دیے گئے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ ہم بالکل سفر کے لیے آمادہ ہین کوئی انتظار نہین ہے حاجتین اب سامنے آگئی ہین یا یہ کہ حاجتین پوری ہو گئی ہین اور رات بھی روشن ہے تاریکی مانع بھی نہین ہے اور مقاصد کے سرانجام کے لیے تمام سواریان اور پالان بھی درست و تیار ہو گئے ہین۔

۳ وَفِي الأَرْضِ مَنْأًى لِلْكَرِيمِ عَنِ الأَذَى وَفِيهَا لِمَنْ خَافَ القِلَى مُتَعَزَّلُ

(اللغۃ) منأی مفعل من النأی وھو البعد والقلی البغض کما قال اللہ تبارک وتعالی مخاطبا النبیہ للمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ماودعک ربک وما قلی ای ما ابغضک

والمتحول منقلب و منتقل ویروی متعزل وهو الموضع الذی یعتزل فیہ
(المعنی) اور زمین میں دور ہونے کا موقع ہے کریم کے لیے اذیت سے اور اُسی زمین
میں اوس شخص کے لیے جو دشمنی سے خوف کرے بازگشت کی جگہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ
مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں تم میں ذلیل اور کمزور بنکے رہوں اور تم سے تکلیفیں
برداشت کروں اسلیے کہ زمین بہت وسیع ہے اوس میں اذیت سے بچ کر رہنے
کے مقامات ہیں اور اوس میں اوس شخص کے لیے جو کسی کے دشمنی سے ڈرے
جائے پناہ ہے۔

٤ لعمرک ما فی الارض ضیق علی امرءٍ سریٰ راغبًا او راھبًا وھو یعقل

(اللغۃ) العمر بالفتح الحیوۃ وقیل الدین ومنہ لعمرک اسم من اسماء القسم و
ھو مرفوع بالابتداء خبرہ محذوف ای لعمرک قسمی والامرؤ الانسان او الرجل
یعرب من مکانین تقول ھذا امرؤٌ ورایت امرءً او مررت بامرءٍ (المعنی)
تیری جان کی قسم نہیں ہے زمین میں تنگی اوس شخص کے لیے کہ جو چلے (کسی چیز کی طرف)
رغبت کرکے یا (کسی بات سے) ڈر کے ایسی حالت میں کہ وہ صاحب عقل ہو۔ حاصل یہ
ہے کہ اگر انسان عقلمند ہو اور سفر کرنا چاہے تو زمین وسیع ہے اوس میں تنگی اور
ضیق نہیں ہے۔

٥ ولی دونکم اھلون سیدٌ عملسٌ وارقط زھلولٌ وعرفاء جیألُ

(اللغۃ) سید بالکسر ذئب وجمعہ سیدان والعملس بفتح العین والمیم

(والآلام المشددة الذئب الخبيث وقيل الذی فیہ سواد وبیاض وقیل غیر ذلک والارقط قریب من الاغبر وقیل ما فیہ سواد یشوبہ نقط بیاض والمراد بہ النمر والزہلول الاملس والعرفاء الضبع وجیال من اسماء الضبع ومنہ للمثل صوابغثی من جیال (المعنی) اور میرے لیے تمھارے علاوہ بہت سے اہل ہین شیر خبیث اور ابلق چیتے چکنے اور بجو۔ منصود یہ ہے کہ مجھے تمھاری ضرورت نہین بلکہ تمھارے عوض مین میرے دمساز یہ وحشی جانور ہین جو جنگل مین رہتے ہین مین بتکلوں مین بسر کرونگا۔

۶ ہُمُ الاَہلُ لا مُستَودَعُ السِّرِّ ذائِعٌ لَدَیہِم وَلا الجانی بِما جَرَّ یُخذَلُ

ویروی لا مستودع السر عندہم × یفاش ولا الجانی بما جر یخذل

(اللغة) ذاع السر انتشر والجریرة الذنب والجنایة جرا ذنب وخذلہ ترک نصرتہ (المعنی) وہی اہل ہین کہ ودیعت رکھا ہوا راز اونکے پاس افشا نہین ہوتا اور نہ کوئی خطاکار بسبب اپنی خطا کے (وقت انتقام) بےناصر چھوڑا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے .... کہ یہ درندے اہل بننے کے قابل ہین اسلیے کہ مقصود اہل سے یہی ہوتا ہے کہ جو راز اونسے کہا جائے وہ شایع نہ کرین اور مدد سے ہاتھ نہ اُٹھائین یہ اوصاف انہین موجود ہین انمین سے ایک دوسرے کے راز کو ظاہر نہین کرتا اور اگر کوئی انمین سے کسی شخص کو ستاتا ہے تو اوسکے حریف کے مقابلہ مین ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین۔ اور اس جانب بھی اشعار ہے کہ تم ان درندون سے بھی بدتر ہو

کہ تم مین یہ صفات موجود نہین ہین۔ اور رازداری ومواسات کی تعلیم بھی ہے۔

وَکُلٌّ اَبِیٌّ بَاسِلٌ غَیْرَ اَنَّنِیْ   اِذَا عَرَضَتْ اُوْلَی الطَّرَائِدِ اَبْسَلُ ۷

(اللغۃ) الآبی الکارہ الممتنع ومنہ قولہ تعالیٰ الا ابلیس ابی ای امتنع من السجود والباسل الشجاع والکریہ الوجہ وعرضت ظہرت وبدت والاولی مونثۃ الاول کالاخری والطرائد جمع طریدۃ وھی ما طردت من صید او غیرہ والمراد ھنا الفرسان التی تُطرد (المعنی) اور ہر ایک ان مین سے ذلت سے انکار کرنے والا اور بہادر ہے مگر مین جب شہسواران میدان ہیجا کا پہلا گروہ ظاہر ہو تو سب سے زیادہ شجاع ہون اور لفظ اولی کا فائدہ یہ ہے کہ مین جنگ مین ہمیشہ سابق لوگون کے ساتھ رہتا ہون پیچھے رہنے والون مین سے نہین ہون۔

وَاِنْ مُدَّتِ الْاَیْدِیْ اِلَی الزَّادِ لَمْ اَکُنْ   بِاَعْجَلِهِمْ اِذْ اَجْشَعُ الْقَوْمِ اَعْجَلُ ۸

(اللغۃ) الاجشع شدید الحرص او من یاخذ نصیبہ ویطمع فی نصیب غیرہ (المعنی) اور اگر بڑھین ہاتھ (لوگون کے) طعام کی طرف تو مین اونمین سب سے زائد جلد باز نہین ہون جبکہ حریص ترین قوم جلدی کرے مقصود یہ ہے کہ جسوقت مین حرص کی وجہ سے حریص لوگ کھانے مین تعجیل کرتے ہین تو مین تعجیل نہین کرتا بلکہ صبر کرتا ہون اسلیے کہ مین حریص نہین ہون۔ اور اسمین اشعار ہے اس امر کیجانب کہ انسان کو کسی امر مین تعجیل نہ کرنا چاہیے بلکہ صبر سے کام لینا چاہیے اور حرص کی مذمت ہے

وَمَا ذَاكَ اِلَّا بَسْطَةٌ عَنْ تَفَضُّلٍ   عَلَیْهِمْ وَکَانَ الْاَفْضَلَ الْمُتَفَضِّلُ ۹

(اللغۃ) البسطۃ السعۃ ومنہ قولہ تعالی وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم ای سعۃ والتفضل التطول والاحسان (المعنی) اور یہ صفات مجہ مین نہین پائے جاتے مگر بسبب میری رواداری کے جو کہ میرے خوئے احسان سے پیدا ہے اور افضل وہی ہے جو احسان اور بخشش کرنیوالا ہو - اور معنی بیت کے یہ ہین کہ جن صفات کو مین نے اپنے نفس سے دور کیا ہے اونکے ارتکاب کے واسطے کوئی مانع نہین ہے سوا تفضل واحسان کے ورنہ مین تحصیل معاش کے طریقون سے عاجز نہین ہون

10 وَاِنِّیْ کَفَانِیْ فَقْدَ مَنْ لَیْسَ جَازِیًا ق بِنُعْمٰی وَلَا فِیْ قُرْبِہٖ مُتَعَلَّلٗ

11 ثَلٰثَۃُ اَصْحَابٍ فُؤَادٌ مُشَیَّعٌ وَاَبْیَضُ اِصْلِیْتٌ وَصَفْرَاءُ عَیْطَلٗ

(اللغۃ) التعلل بالشیٔ التشاغل وقیل الاکتفاء بہ من غیر رضی والمتعلل ہو ما یجتزی ویتعلل بہ والمشیع المقدام الشجاع کانہ فی شیعۃ والاصلیت السیف الصقیل الماضی ویحتمل ان یکون بمعنی المصلت ای المجرد عن غمدہ والصفراء اسم للقوس کما قال الجوہری وقال غیرہ قوس من نبع والعیطل الطویلۃ یقال امرأۃ عیطل اذا کانت تامۃ - ویروی فی المصراع الثانی مقام بنعمی بحسنی (المعنی) اور یقین جانو کہ مجھے اوس شخص (کی مدد) سے بے پرواہ کر دیا ہے کہ جو جزائے نیک کو پسند نہین کرتا اور اوسکی صحبت سے کوئی دلچسپی نہین ہوتی تین ساتھیون نے دل کہ جو بہادر ہے اور چمکدار تلوار جو صیقل دار اور کاٹنے والی ہے اور کمان نے کہ جو مضبوط ہے اور ناقص نہین ہے - حاصل یہ ہے کہ تم مین کوئی شخص ایسا نہین جو نیکی کا بدلا دیکی

کے ساتھ دے یا جسکی معاشرت سے کوئی قلیل فائدہ ملے لہذا مجھے صرف اپنی ذات پر بھروسہ ہے جسکے ہمراہ یہ تین چیزیں ہین میرا دل اور میری تلوار اور میری کمان

هَتُوفٌ مِنَ الْمُلْسِ الْمُتُونِ يَزِينُهَا رَصَائِعُ قَدْ نِيطَتْ إِلَيْهَا وَمِحْمَلُ

(اللغة) هتوف صائح والملس جمع املس وهو صحيح الظهر والمتون الظهور ومراده ان قوسه متخذة من شجرة لم تكسر اغصانها والرصائع جمع رصيعة هى كل حلقة مستديرة فى سيف اوسرج اوقوس اوغيرها تعلق عليها للزينة ونيطت علقت ومحمل كمنبر علاقة السيف والقوس وغيرها (المعنى)

(وہ کمان ایسی ہے جو) آواز دینے والی ہے اون شاخون سے بنی ہوئی ہے جسکی پشتین درست وتام ہین کہ زینت دیتے ہین اوس کمان کو چھلے جو اوس مین لٹکا دیے گئے ہین اور اوسکے ڈورے جو اوس مین قائم مقام پرتلے کے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ کمان کی تعریف کرتا ہے کہ جب اوسمین سے تیر نکلتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے اور وہ ثابوت شاخون سے بنائی گئی ہے اور وہ چھلے جو اوس میں لٹکے ہوے ہیں اور ڈورے اوسکی زینت کو دوبالا کیے دیتے ہین۔

إِذَا زَلَّ عَنْهَا السَّهْمُ حَنَّتْ كَأَنَّهَا مُرَزَّأَةٌ ثَكْلَى تُرِنُّ وَتُعْوِلُ

(اللغة) زل السهم اذا خرج عن الوتر ومنه يقال قوس زلاء اى يزل السهم عنها بسرعة خروجه أن انينا تاوه والمراد هنا صوتت ويروى حنت والحنين صوت الطرب عن حزن اوفرح ومنه الحنانة للقوس او المصوتة منها والمرزأة

مفعولہ من الرزیۃ ای المصیبۃ والمراد بہا التی تعتادھا الرزایا والثکلی التی مات

صبیہا او ولدہا ویروی عجلی وھی المسرعۃ وترن تصیح یقال رنت القوس ای

صوتت وتعول تصیح بالبکاء والحزن یقال اعولت القوس ای صاحت! والبیت

کانہ تفسیر للموقوف امن کونہا فی البیت السابق (المعنی) جب نکلتا ہے اوس

کمان سے تیر تو وہ آواز دیتی ہے گویا وہ مصیبت زدہ پسر مردہ ہے کہ آواز بلند

کرتی ہے اور روتی ہے۔

۱۴ ولستُ بِمِهْیَافٍ یُعَشِّی سَوَامَہٗ　　مُجَدَّعَۃً سُقْبَانُہَا وَھِیَ بُہَّلُ

(اللغۃ) المہیاف سریع العطش والسوام کالسائمۃ الابل الراعیۃ ومجدعۃ

التی قطعت اذانہا والاشبہ ان المراد ھنا سیئۃ الغذاء ویروی مجذعۃ

بالذال المعجمۃ المحبوسۃ من جذع الدابۃ کمنع حبسہا علی غیر علف والسقبان

جمع السقب وھو ولد الناقۃ اوساعۃ یولد خاص بالذکر ولا یقال لہا سقبۃ

والبہل جمع باھل ناقۃ بلا صرار علیہا وھو ما یشد بہ ضرع الناقۃ (المعنی)

اور مین اوس (چرواہے) کے مثل نہین ہون کہ جسکو اونٹون کے دور لیجانے کے

سبب سے) پیاس لگ آتی ہو (اسوجہ سے) وہ ناقون کو (قریب ہی سبب جلنے پر چراکر

شام کو لائے اس حالت مین کہ اون ناقون کے بچے نامانوس غذا کھاتے ہون

(اس وجہ سے وہ لاغر وناتوان ہوگئے ہون) بلکہ میرے ناقون کے تھن بندھے

ہوئے نہین رہتے (پس بچے اونکے دودھ پینے کی وجہ سے فربہ رہتے ہین) حاصل معنی

یہ ہے کہ مین جفاکش ہون اور اپنے گلہ کو دور دور مقامات پر چرانے کے لیے لیجاتا ہون
اور سرعت تشنگی کا خوف نہین کرتا اور مثل اوس چروا ہے کے نہین ہون کہ جسکو دور
جانے کے سبب سے جلد پیاس لگتی ہو اور وہ نزدیک مقامات پر اپنے ناقون کو چرا کے
لاتا ہو ایسی حالت مین کہ اوسکے اونٹون کے بچے لاغر ہوگئے ہین اسلیے کہ وہ ناقون
کے تھن باندھ دیتا ہے تاکہ اونکا دودھ وہ بچے نہ پی سکین بلکہ وہ خود پی لے اور
میرے ناقون کے تھن بندھتے نہین ہین پس بچے اُنکے اُنھین کا دودھ پی کے فربہ ہوتے ہین

وَلَا جُبَّأٍ أَكْهَى مُرِبٍّ بِعِرْسِهِ ۔ يُطَالِعُهَا فِي أَمْرِهِ كَيْفَ يَفْعَلُ

ویروی یطالعها فی شانه کیف یفعل (اللغة) الجبأ کسکر الجبان والاکهی الاجز الکدر الاخلاق الذی لاخیر فیه والجبان الضعیف والمرب الملازم والعرس بالکسر امرأة الرجل ویطالع یستظهر (المعنی) اور نہ مین ایسا بزدل کمزور اور بد اخلاق ہون کہ اپنی زوجہ کے پاس بیٹھا رہے اور اس سے اُوٹا چاہے اپنے امر کے بارے مین کہ کیا کرے مقصود یہ ہے کہ مین ضعیف اور عاجز اور کمزور رائے والا نہین ہون کہ جنگ مین نہ جاؤن اور گھر مین بیٹھا رہون اور بسبب اپنی ۔ سمجھ کے اپنی زوجہ سے ہر امر مین مشورہ لون بلکہ مین بہادر اور ہوشیار ہون ۔ اور اس شعر مین اسکی تعلیم ہے کہ مشاورت نساء مذموم ہے وهذا مما دل علیه الآثار والاخبار ۔

وَلَا خَرِقٍ هَيْقٍ كَأَنَّ فُؤَادَهُ ۔ يَظَلُّ بِهِ الْمُكَّاءُ يَعْلُو وَيَسْفُلُ

(اللغة) الخرق ککتف الاحمق او من لا یحسن الصنعة وقیل الذی دهش من خوف

بالصيق ... دقيق الطويل وقيل صغير الراس وقال الزمخشري انه الظليم
يريد لست بظليم في نفوره عند حدوث مروع والمكاء كذنا رطائر سمے
بذلك لانه يمكو اي يصوت ويصفر فالمكاء الصفير ومنه قوله تعالى وما كان
صلوتهم الا مكاء وتصدية اي صفيرا وتصفيقا (المعنی) اور نه مین وه
خائف ہون که لاغر و دراز قد ہو که گویا دل اوسکا ایسا ہو که اوسکے ساتھ مکار
طائر بلند وپست ہوتا ہو یعنے دل اوسکا ایسا مضطرب ہوکه وه گویا جناح طائر
بن گیا ہے که اوسکے ذریعہ سے وه طائر اڑتا ہے اور مقصود یہ ہے که من ثابت
القلب اور مطمئن ہون که میرا دل ٹھہرا ہوا ہے۔

١٧ ولا خالفٍ دارِيَّةٍ متغزّلٍ يروحُ ويغدو داهناً يتكحّلُ

الخالف اللغة الخالف الذی لا خیر فیه وقیل الفاسد للتخلف عن الغزو والدارية
اللازم للدار وه ويحتمل ان يكون الداري بمعنى لعطار لان العطار يكتسب بدنه عطر
فیصیر بمنزلة المتعطر فاراد انی لست ممن یتشاغل بتطییب بدنه وثوبه
اويكتسب من طيب حليلته هكذا قال الزمخشري والمتغزل المحادث للنساء
والمراد دهن (المعنی) اور نه مین بے نفع شخص ہون گهر مین بیٹھنے والا که جو
عورتون سے باتین کیا کرے اور وه صبح وشام کرے تیل ملے ہوے ایسی
حالت مین که کاجل لگایا کرتا ہو۔

١٨ ولستُ بعلٍّ شرُّهُ قبلَ خيرِهِ ألفَّ إذا ما رُعتَهُ اهتاجَ أعزلُ

دیردی وَلست بعل شرہ دون خیرہ (اللغۃ) البعل الرجل المسن الضعیف التارک العاجز الذی لا غناء عندہ فی حرب ولا ضیف وانما یلتفت وینام ویرعۃ انزعتہ واھتایج نار وا لا اعزل من لا سلاح معہ وھو خبر مبتدا محذوف ای وھو اعزل (المعنی) اور نہیں ہوں میں کمزور و لاغر کہ جسکی بدی نیکی کے بجائے ہو اور جو کاہل و سست اور ایسا بزدل ہو کہ جب تو اوسکو ڈرائے تو وہ اپنے نہتے پن کیحالت میں مضطرب ہو کے رہ جائے۔ اور دون خیرہ کی صورت میں معنی یہ ہیں کہ میں اوس کمزور شخص کی طرح نہیں ہوں جسکی بدی اوسکی نیکی کے پاس سے ہٹتی ہو لہذا وہ نیکی بھی کرتا ہے تو بدی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

وَلَسْتُ بِمِحْیَارِ الظَّلَامِ اِذَا انْتَحَتْ ‌ هُدَى الْهَوْجَلِ الْعِسِّيْفِ يَهْمَاءُ هَوْجَلِ

(اللغۃ) المحیار المتحیر وانتحت اعترضت وفی نسخۃ اخری نحت بمعنی قصدت والھدی بمعنی الھدایۃ یذکر ویونث والھوجل الرجل الطویل الذی فیہ تسرع وحمق والعسیف الاخذ علی غیر الطریق من عسف عن الطریق مال وعدل او خبطہ علی غیر ھدایۃ والیھماء الفلاۃ التی لا یھتدی فیھا للطریق ولا یستطیع المار فیھا دفع تحیرہ بھا والھوجل اخر الفلاۃ التی لا اعلام بھا (المعنی) اور نہیں ہوں میں متحیر ہونے والا تاریکی میں جبکہ قصد کرے مرد متحیر و گم کردہ راہ کی ہدایت کا چٹیل میدان جس میں میل اور نشان نہیں ہیں قصد ہدایت کی نسبت یہماء کی طرف مجاز عقلی ہے جیسے

نام دلیل الصوحی اور مقصود یہ ہے کہ جب جنگل صاف ہولناک جنگل مین راستہ بھولا ہوا
شخص رہبری کی فکر مین سرگردان ہو تو مین ہدایت سے متحیر نہین ہوتا۔ اور دوسرے
معنی یہ ہین کہ جسوقت پیش آجائے رہبری احمق سرگردان کے سامنے میدان بے نشان
یعنے وہ جنگل اوسکے اور راستہ پانے کے درمیان مین حائل ہو جائے کہ اوسکو راستہ
ملتا نہو تو مین ایسے وقت مین راستہ نہیں بھولتا۔

۲۰ إِذَا الأَمْعَزُ الصَّوَّانُ لَاقَى مَنَاسِمِي   تَطَايَرَ مِنْهُ قَادِحٌ وَمُفَلَّلُ

(اللغۃ) الامعز من المعز محرکۃ الصلابۃ والمراد ھنا المکان الصلب الکثیر
الحصی والصوان ضرب من الحجارۃ شدید والمراد ذو الصوان والمناسم
جمع منسم کمجلس الخف واصلھا للبعیر فاستعارھا لنفسہ والقادح من
قدح الزند ای اخرج النار منہ والمفلل المکسر (المعنی) جب سخت اور شدید پتھرون
والی زمین میرے پانون سے ملتی ہے توڑتے ہین اوس سے چنگاریان اور ٹوٹے
ہوے سنگریزے مقصود یہ ہے کہ اتنے سخت پانون ہوگئے ہین کہ وہ پتھرون کے
ٹکڑے اڑا دیتے ہین اور اونکی ملاقات سے پتھرون سے آگ نکلتی ہے۔

۲۱ أُدِيمُ مِطَالَ الجُوعِ حَتَّى أُمِيتَهُ   وَأَضْرِبُ عَنْهُ الذِّكْرَ صَفْحًا فَأُذْهَلُ

(اللغۃ) المطال المماطلۃ وھی امتداد المدۃ وضربت عنہ صفحا ای اعرضت
عنہ وترکتہ کما فی القران افنضرب عنکم الذکر صفحا واذھل ای انسی واغفل
(المعنی) مین برقرار رکھتا ہون ٹالنے کو بھوک کے بیان تک کہ مردہ کردیتا ہون

اوسے اور اعراض کرتا ہون اوسکی یادسے پس بھول جاتا ہون۔

۲۲ وَاَسْتَفُّ تُرْبَ الْاَرْضِ کَیْ لَا یُرٰی لَهٗ ۔۔۔ عَلَیَّ مِنَ الطَّوْلِ امْرُؤٌ مُتَطَوِّلٗ

(اللغة) استف اکل السفوف والترب التراب وضمیر له راجع الی امرؤ والطول المن (المعنی) اورمین کھاتا ہون مٹی زمین کی تاکہ نہ پسند کیے میرے اوپر اپنے احسان کو کوئی شخص بخشش کرنے والا۔ مقصود یہ ہے کہ مین غیرت دار اور باحمیت ہون کہ جب بھوکا ہوتا ہون توخاک پھاک کے بسر کرلیتا ہون تاکہ کسی شخص کو اطلاع نہ ہو کہ وہ مجھ پر کچھ بخشش کرے اورمین اوس کا احسان مندہون

۲۳ وَلَوْلَا اجْتِنَابُ الذَّامِ لَمْ یُلْفَ مَشْرَبٌ ۔۔۔ یُعَاشُ بِهٖ اِلَّا لَدَیَّ وَمَاْکَلُ

(اللغة) الذام العیب والذم ویلف یوجد (المعنی) اور اگر نہ ہوتا (میرا) پرہیز کرنا معیوب کامون سے تو نہ پایا جاتا کوئی سیرابی کا مقام کہ جس سے زندگی بسر کیجائے اورنہ کوئی کھانے کا محل مگر میرے پاس۔

شعر سابق مین جب اپنے فقر وفاقہ کا اظہار کیا تو اوس سے توہم ہوسکتا تھا کہ یہ طلب رزق سے عجز کیوجہ سے ہی تو اس توہم کو اس شعر سے دفع کیا اور اس کو علماے معانی وبیان تتمیم سے تعبیر کرتے ہین اور اوسکی مثال یہ ایت ہے واتی المال علی حبه اتی المال سے توہم ہوتا تھا کہ اونکو ضرورت نہ ہوگی مال کی اس اشتباہ کو دفع کیا علی حبه سے اسکا حاصل یہ ہے کہ مین عیب وذمت سے بچتا ہون اسوجہ سے فقیر ومفلس دکھائی دیتا ہون اگر ایسا نہ ہوتا تو میرے پاس ماکل ومشارب

مین سے ہر چیز کی فراوانی پائی جاتی۔

۲۴ وَلٰكِنَّ نَفْسِي حُرَّةٌ لَا تُقِيمُ بِي عَلَى الذَّامِ اِلَّا رَيْثَمَا اَتَحَوَّلُ

(اللغة) الذام العيب والذم ويروى الضيم وهو الظلم والريث القدر يقال مايلبث الا ريثما كذا اى قدره (المعنى) اور لیکن میرا نفس شریف ہے کہ مجھے قائم رکھتا مجھکو عیب و مذمت پر مگر اتنی دیر کہ مین اوس سے ہٹ جاؤن۔

۲۵ وَاَطْوِي عَلَى الْخَمْصِ الْحَوَايَا كَمَا انْطَوَتْ خُيُوطَةُ مَارِيٍّ تُغَارُ وَتُفْتَلُ

(اللغة) اطوى اى الف والخمص ضمور البطن وبالفتح الجوع والحوايا جمع حويه ما تحوى فى البطن من الامعاء والخيوط جمع الخيط والهاء لتانيث الجمع كقولهم حجارة والمارى وقيل مازى بالزاء المعجمة رجل يجيد الفتل وتغار تحكم من اغار الحبل اى شد فتله (المعنى) اور مین لپیٹتا ہون بھوک کے اوپر امعاء کو جس طرح لپیٹے ہین تاگے مارئی کے جو مضبوط کیے گئے ہون اور بٹے گئے ہون حاصل کلام یہ ہے کہ مین بھوک پر صبر کرتا ہون اور آنتوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اسطرح لپٹتی ہین جیسے تاگا جب مضبوط بٹا جائے تو اسکے تار لپٹ جاتے ہین۔

اول کی تشبیہ میں کلام ... ۱۲ منہ

۲۶ وَاَغْدُوْ عَلَى الْقُوْتِ الزَّهِيْدِ كَمَا غَدَا اَزَلُّ تَهَادَاهُ التَّنَائِفُ اَطْحَلُ

ويروى واعدو على القوت الزهيد كما عدا (اللغة) القوت المسكة من الرزق والزهيد القليل والازل الذئب الخفيف الجسم وتهاداه من الهداية ومعناه انه كلما خرج من تنوفة دخل فى اخرى والتنائف

جمع تنوفہ المفازة والارض الواسعۃ البعيدة الاطراف او الفلاة لاماء فيها ولا انيس والاطحل من الطحلۃ بالضم لون بين الغبرة والسواد ببياض قليل وهو لون الذئب (المعنی) اور میں صبح کرتا ہون قوت قلیل پر جس طرح صبح کرے وہ بھیڑیا جسے ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہون جنگلی (ایک جنگل دوسرے جنگل کی طرف بطور تحفہ کے اوس بھیڑیے کو پیش کرتا ہے) اور جو خاکستری رنگ کا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین تھوڑے ہی سے رزق پر قناعت کرتا ہون اور مین قلیل پر قناعت اور سرعت سیر مین اس بھیڑیے کے مثل ہون جو ایک جنگل سے دوسرے جنگل مین پھرا کرتا ہے۔

غَدَا طَاوِيًا يُعَارِضُ الرِّيحَ هَافِيًا   يَخُوتُ بِأَذْنَابِ الشِّعَابِ وَيَعْسِلُ ۲۷

(اللغۃ) الطاوی الجائع وخالی البطن ويعارض من عارضه ای سار حياله وهافی من هفا ای اسرع او جاع ويخوت من خات البازی انقض على الصيد والمراد انه يسمع لعدوه صوتا كصوت انقضاض العقاب وقيل يخوت بمعنى يختطف والاذناب الاواخر والشعاب جمع شعب بالكسر الطريق فے الجبل ومسيل الماء فی بطن ارض ويعسل يضطرب فی عدوه (المعنی) وہ ایسا بھیڑیا ہے کہ صبح کی ہے اُسنے گرسنہ کہ وہ مقابلہ کرتا ہے ہوا کا تیز روی مین ایسی حالت مین کہ وہ جھپٹتا ہے ٹکڑون پر گھاٹیون کے اور پیچھے کے ساتھ چلتا ہے۔ محصّل یہ ہے کہ وہ بھیڑیا اتنا تیز رفتار ہے کہ ہوا سے

ہوا سے مقابلہ کرتا ہے اور اوسکی گھاٹیون مین چلنے سے ایسی آواز آتی ہے جیسے
عقاب کے شکار پر ٹوٹنے مین آواز آتی ہے اور وہ اپنی رفتار مین مضطرب ہوتا
ہے۔ واضح رہے کہ یہ اضطراب بیشی ذئب کے خواص سے ہے بلکہ بھیڑیے کو
ذئب اسی وجہ سے کہتے ہین لانہ یتذاءب ای یضطرب فی مشیہ۔

٢٨ فَلَمَّا لَوَاهُ الْقُوتُ مِنْ حَيْثُ أَمَّهُ   دَعَا فَأَجَابَتْهُ نَظَائِرُ نُحَّلُ

(اللغۃ) لواہ ای دفعہ یقال لویت الرجل عن حاجتہ لیا ولیانا اذا صرفتہ عنہا
وامّہ قصدہ ومنہ قولہ تعالیٰ امّین البیت الحرام ای قاصدیہ والنظائر الامثال
یرید ذئابا یشبہ بعضہا بعضا والنحل الضوامر المہازیل (المعنی) پس جبکہ اوس
کو ٹالا ارزق نے جس طرف سے کہ اُسنے قصد کیا تھا تو وہ پکارا پس جواب دیا
اوسکی آواز کا ویسے ہی بھیڑیون نے کہ جو لاغر جسم و متغیر رنگ تھے مقصود یہ ہے
کہ اوس بھیڑیے کا وصف کرتا ہے کہ جب وہ بھیڑیا تمام طرف طعام ڈھونڈھ
چکا اور کہین نہ ملا تو اُسنے آواز دی اور باوسکی آواز پر بہت سے اوسی طرح کے
بھیڑیے جو لاغر تھے اوسکے پاس جمع ہو لئے۔

٢٩ مُهَلْهَلَةٌ شِيبُ الْوُجُوهِ كَأَنَّهَا   قِدَاحٌ بِكَفَّيْ يَاسِرٍ تَتَقَلْقَلُ

وفی نسخۃ مہلہلۃ شیب کان وجوہہا (اللغۃ) مہلہلہ رقیقۃ اللحم
یقال ہلہل الثوب ای ارق نسجہ ومنہ سمی المہلہل الشاعر مہلہلا
لانہ اول من ارق الشعر والہاء الثانیۃ زائدۃ واصلہ من الہلال

ای رقیقۃ کانہا اہلۃ لرقتہا وضمر او الشیب البیض والآمل اح جمع قلح وھو السہم قبل ان یراش ویرکب علیہ نصلہ والیاسر للقامر بالازلام وتتقلقل ای تتحرک (المعنی) وہ بھیڑیے ایسے ہین جو لاغر ہین اور چہرے جنکے سفید ہین کہ گویا وہ تیر ہین جو دونون ہاتھون مین قمار باز کے مضطرب ہوتے ہین بھیڑیون کی لاغری اور حرکت مین تیرون سے مثال دی ہے۔

۳۰ او الخشرم المبعوث حثحث دبرہ — محابیض ارساہن سام معسل

(اللغۃ) الخشرم کجعفر جماعۃ النحل والزنابیر واحدتہ بہاء وحثحث حرک والدبر ایضا جماعۃ النحل والزنابیر والمحابیض جمع محبض ھی قضبان یستخرج بہا العسل ویطرد بہا الزنابیر وارساہن اثبتہن وفی نسخۃ اہ داہن یعنی انزلہن والسامی المرتفع لطلب العسل والمعسل الذی یستخرج العسل (المعنی) یا شہد کی مکھیان جو اڑا دی گئی ہین کہ حرکت دی ہے اون کی جماعت کو اون لکڑیون نے کہ جنکو قائم کیا ہے بلند ہونے والے شخص نے جو شہد نکالنے والا ہے۔ یہ عطف ہے قلاح مکفے یاسر تتقلقل پر اور محصل یہ ہے کہ بھیڑیے ایسے تھے کہ جیسے تیر قمار یون یا جیسے شہد کی مکھیان جنکو چھتے سے اونکے اڑا دیا گیا ہے کہ اونکے چھتے کو مضطرب کر دیا ہے اون لکڑیون نے جنکو ایسے شخص نے اٹھایا ہے جو کسی چیز پر بلند ہوا ہے شہد نکالنے کے لیئے تو پہلے تشبیہ لاغری و تحرک مین دی گئی تھی اور دوسری صرف اضطراب اور نالہ و صیحہ مین تشبیہ

بھیڑیے کہ جیسے شہد کی مکھیان جب اپنے چھتے سے اڑادی جاتی ہین تو بھنبھناتی
ہین اور آواز بلند کرتی ہین اور مضطرب ہوتی ہین اوسی طرح مجتمع ہوکے یہ
بھیڑیے چیخنے اور شور کرنے لگے ہین۔

٣١ مُهَرَّتَةٌ فُوهٌ كَأَنَّ شُدُوقَهَا ‏ شُقُوقُ العِصِيِّ كَالِحَاتٌ وَبُسَّلُ

(اللغة) المهرتة الواسعة الاشداق ... المهرت للاسد والفوه جمع افوه والمؤنث فوهاء واسع الفم ومن تخرج اسنانه من الشفتين مع طولها والشدق جمع شدق بالكسر وبفتح جانب الفم والكالحات العبوسات الشديدات من كلح لمنع كلوحا تكشر فی عبوس وبسل جمع باسل کریه الوجه (المعنی) ایسے تنبیہ ہین جنکے دہانے پھیلے ہوے ہین اور موتہ بڑے ہین گویا باچھین اونکی شگاف لکڑیون کے ہین اور وہ بھیڑیے ترش رو کریہ منظر ہین

٣٢ فَضَجَّ وَضَجَّتْ بِالبَرَاحِ كَأَنَّهَا ‏ وَإِيَّاهُ نُوحٌ فَوْقَ عَلْيَاءَ ثُكَّلُ

ویروی اذا هی ضجت بالبراح کانها (اللغة) ضج صاح والبراح کسحاب المتسع من الارض لا زرع بها ولا شجر وایاه منصوب معطوف علی الضمیر فی کانها والنوح النساء النوائح والعلیاء البقعة المرتفعة والثکل جمع ثکلی وهی الفاقدة للزوج او الولد (المعنی) پس آواز بلند کی اوس بھیڑیے نے اور آواز بلند کی اون سب نے چٹیل میدان مین گویا وہ سب بھیڑیے اور وہ بھیڑیا نوحہ کرنے والی عورتین ہین بلند جگہ پر جو پسر گم کردہ ہون۔ حاصل یہ ہے

کر وہ بھیڑیا بسبب طعام نہ ملنے کے چیخا اور اوسکی آواز کے ساتھ سارے دوسرے بھیڑیے جو اوسکے پاس جمع ہوگئے تھے وہ بھی چیخے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی اپنے محبوب کے غم میں نوحہ وشیون کر رہے ہیں اور فوق علیاء کی قید شاید اس غرض سے ہو کہ بلند مقام پر کی آواز دور تک پھیلتی ہے اور نہ کو مخفی نہیے۔

وَاَغْضٰی وَاَغْضَتْ وَاتَّسٰی وَاتَّسَتْ بِہٖ　　مَرَامِیْلُ عَزَّاهَا وَعَزَّتْهُ مُرْمِلُ ۳۳

(اللغۃ) اَغضٰی الاغضاء ادناء الجفون بعضہا من بعض وَالتسی من الاسوۃ وھی الاقتداء ومعنی قولہ التسی واتست بہ ان کلا منہا حالہ کحال الاخر والمرامیل جمع مرمل من ارمل القوم ای نفد زادہم والاصل مرامل فاشبع کسرۃ للمیم فنشأت الیاء وضمیر المفعول فی عزتہ عائد الی مرمل (المعنی) اور چشم پوشی کی اوسنے اور چشم پوشی کی اون سب نے اور اوسکو صبر آیا اونکی حالت دیکھ کے اور اونکو صبر آیا اوسکو دیکھ کر گویا کہ وہ بھیڑیے بے مال فقرا تھے کہ جنکو تسلی دی تھی ایک فقیر نے اور اونھوں نے اوسکو تسلی دی تھی مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ جب انمیں سے کسی کو رزق نہ ملا تو وہ بھیڑیا ساکت ہوگیا اور سب بھیڑیے ساکت ہوگئے اور ہر ایک اون میں سے دوسرے کے لیے باعث تسلی و ثابت قدمی ہوا جسطرح جب بہت سے فقیر ہوں تو ایک کو دوسرے کو دیکھ کے صبر آجاتا ہے یہی حالت انکی بھی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھکے صبر پا جاتا ہے گویا یہ اشارہ

اس مضمون کی طرف کہ مرگ انبوہ جشنے دارد اور حدیث مین ہے کہ البلیۃ اذا عمت طابت۔

۳۴ فَبَکَی وَبَکَتْ ثُمَّ ارْعَوَی بَعْدُ وَارْعَوَتْ   وَلَلصَّبْرُ اِنْ لَمْ یَنْفَعِ الشَّکْوُ اَجْمَلُ

(اللغۃ) ارعوی رجع والشکو الشکایۃ (المعنی) شکایت کی آس نے اور شکایت کی اون سبنے وہ بھیڑیا اور وہ بھیڑیے کھسیانے ہوکے رہ گئے اور اگر شکایت نفع نہ دے تو یقینا صبر بہتر ہے مقصود یہ ہے کہ بولے وہ سب جیسے اور اپنی زبان مین گویا اونھون نے شکایت اپنی تکلیف کی کی لیکن جب استغاثہ و فریاد سے کوئی نتیجہ نہ نکلا تو آخر چپ ہوے اور جب شکایت نفع نہ دے تو صبر ہی عمدہ چیز ہے اور اس سے اشعار ہے اسطرف کہ انسان کو مصیبتون مین نالہ و فریاد نہ کرنا چاہیے بلکہ ضبط و صبر سے کام لینا چاہیے۔

۳۵ وَفَاءَ وَفَاءَتْ بَادِرَاتٍ وَکُلُّهَا   عَلَی نَکَظٍ مِمَّا یُکَاتِمُ مُجْمِلُ

(اللغۃ) فاء وفائت ای رجع و رجعت وبادرات ای مسرعات ومن ھنا سمی القمر لیلۃ اربعۃ عشر بدرا لانہ یبادر الشمس بطلوعہ ویروی بادیات والنکظ الجوع الشدید والمجمل ای یعامل صاحبہ بالجمیل (المعنی) اور پلٹا وہ بھیڑیا اور پلٹے وہ سب تیزی کے ساتھ ایسی حالت مین کہ وہ سب باوجود اس بھوک کے جسکو ہر ایک چھپائے ہوے تھا ایک دوسرے پا احسان پیش آنے والا تھا۔ حاصل یہ کہ انھون نے جب کوشش کی تحصیل طعام

ہین اور کہین سے میسر نہ آیا تو پلٹے دوڑتے ہوے مگر ہر ایک سخت بھوک
کے باوجود ایک دوسرے پر ظلم نہ کرتا تھا اور اشعار سے اس امر کی طرف
کہ شخص پر جتنی بھی مصیبتین اور سختیان پڑین ہمدردی سے اپنے بھائیون کی
غافل نہ ہونا چاہیے۔

وَتَشْرَبُ أَسْآرِي الْقَطَا الْكُدْرُ بَعْدَمَا   سَرَتْ قَرَباً أَحْنَاؤُهَا تَتَصَلْصَلُ ٣٦

(اللغۃ) الاسآر جمع سور وھو البقیۃ فی الاناء بعد الشرب ومنہ الحدیث
اذا شربتم فاسأروا ای ابقوا والقطا طائر معروف اسرع الطیور ورادا والکدر
المتغبرۃ جمع کدر بفتح الاول وکسر الثانی وسرت ای سارت عامۃ اللیل
والقرب سیر اللیل لورد الغد والاحناء جمع الحنا ما فی البطن ویروی
احناؤھا ای جوانبھا الواحد حنو وتتصلصل ای تصوت (المعنی) اور
پیتے ہین میرے اولش کو قطا خاکستری رنگ کے بعد اسکے کہ وہ چل چکتے ہین شب
کو اور اونکے آواز دیتے ہوتے ہین مطلب یہ ہے کہ مین اتنا تیز رو اور سریع السیر
ہون کہ قطا طائر پیاسے ہون اور اتنے پیاسے کہ احشا اونکے بسبب خشکی کے
آواز دیتی ہو اور شب بھر وہ پانی ہی کی تلاش مین چلے ہون اور چشمہ ہی پر وارد
ہونے کے لیے اونھون نے شب روی کی ہے لیکن باوجود اسکے مین اون سب سے
پہلے چشمہ پر پہونچ کے سیراب ہوتا ہون کہ جب مین پی چکتا ہون تو وہ پہونچتے
ہین اور میرے چھوڑے سے وہ سیراب ہوتے ہین مجھپر سبقت نہین پا سکتے۔

۳۷ همَمتُ وَهَمَّت رَابَنَا زَنَا وَاسْدَلَتْ وَشَمَّرَ مِنِّي فَارِطٌ مُتَمَهِّلُ

(اللغۃ) هممت ای عزمت وابتدانا ای استبقنا واسدلت یقال اسدل ثوبہ ای ارخاہ ویحیئد المعنی استعمل الشاعر ای ارخت جناحہا فذہب سیرہا وفی روایۃ ونبصرت وشمر ای خف وقیل مرجادا او مختالا والفارط المتقدم والمتمہل المتقدم فی الخیر او من لا یحلبہ العذل ویل یکون علیہ مہلۃ من امرہ

(المعنی) میں نے قصد کیا اور ان قطا نے بھی قصد کیا اور ہم نے ایک دوسرے سے آگے جانا چاہا اور وہ قطا پروں کو ڈال کے رہ گئے اور سب سیری کی مجھ سے ایک سابق شخص نے جو باطمینان چلنے والا ہے یعنے میں نے شاعر تصویر کھینچا ہے اپنے اور قطا کی ہم رفتاری اور مسابقت کی کہ میں نے بھی چشمہ کا رخ کیا اور قطا بھی چشمہ کی طرف متوجہ ہوئے لیکن میں آگے بڑھ گیا اور قطا تھک کے پیچھے رہ گئے۔ مصرع آخر میں صنعت تجرید ہے مقصود اپنی صفت ہے کہ میں فارط متمہل ہوں لیکن اوس میں اتنا اظہار مبالغہ کیا کہ کہدیا شمر منی فارط متمہل یعنے مجھ میں سبقت اور تقدم اتنا بڑھا کہ مجھ سے متفرع ہو کے ایک اور فارط متمہل آگے اُن سب کے نکل گیا۔

۳۸ فَوَلَّيتُ عَنْهَا وَهِيَ تَكبُو لِعُقرِهِ يُبَاشِرُهُ مِنْهَا ذُقُونٌ وَحَوصَلُ

(اللغۃ) تکبوا ای تسقط والعقر بالضم مرکز الحوض او مقام الشاربۃ منہ و مردہ ای یلامسہ والذقون جمع ذقن بالتحریک مجمع اللحیین من اسفلہما

التمرۃ بمعنی ... بالوزن والقافیہ ... عیض تقدم من ... حضرۃ الرای فیہ ... الشعر ... تقدم ... الشعر ... وجود ... ولا ... بالتنافیۃ
محمد سعید ... ۵۵/۴/۱۹

والحوصل اسفل البطن الى العانة من كل شئ (المعنی) پس مین پلٹا اُن قطا کی طرف سے ایسی حالت مین کہ وہ گرے پڑتے تھے موخر چشمہ کے او پر کہ ملتے تھے اوس موخر چشمہ سے اونکی ٹھڈیان اور سینہ۔ حاصل یہ کہ مین قطا کے اتنے قبل چشمہ پر ہوچکا کہ مین پانی پی کے فارغ ہوگیا اور پلٹا اوسوقت وہ موخر حوض پر پہونچے تھے اور بسبب تھکن یا بیتابی یا تعجیل کے سینون اور ٹھڈیونکے بھل گرے ہوے ڈگڈگا کے پانی پیتے تھے۔

۳۹ كَاَنَّ وَغَاهَا حَجْرَتَيْهِ وَحَوْلَهُ ۔ اَضَامِيمُ مِنْ سَفْرِ الْقَبَائِلِ نُزَّلُ

(اللغة) الوغا الصوت وحجرتيه ای جانبی الغدير والاضاميم جمع اضمامة جماعات القوم ينضم بعضها الى بعض والسفر المسافرون يقال قوم سفر ای ذوو سفر والنزل جمع نازل (المعنی) گویا آواز اُن قطا کی دونو طرف اور گرد اوس چشمہ کے آواز ہے جماعتون کی مسافرین قبائل کے جنھون نے پڑاو کیا ہو یعنے وہ اسطرح چیخ پکار رہے تھے اور اس طرح اونکی آواز گونجی ہوئی تھی جیسے مسافران قبیلہ جب کسی منزل پر وارد ہوتے ہین تو اونکے شور و غل کی آوازین بلند ہوتی ہین۔

٤٠ تَوَافَيْنَ مِنْ شَتّٰى اِلَيْهِ فَضَمَّهَا ۔ كَمَا ضَمَّ اَذْوَادَ الْاَصَارِيمِ مَنْهَلُ

(اللغة) توافين ای اجتمعن من شتی ای من مواضع متفرقة وضمها ای جمعها والاذواد جمع ذود من الابل ما بين الثلثة الى العشرة والاصاريم

جمع صنم باسم القطعة من الابل واضافة الاذواد الى الاصاريم من قبيل
اضافة الشئ الى نفسه (المعنی) جمع ہوئے ہین یہ قطا متفرق مقامات سے
اس نہر پرپس شامل ہوگئی وہ ہزاد انکو جسطرح جمع کرلیتا ہے جماعتون کو اونٹونکی
چشمہ یعنے جسطرح جماعتین اونٹون کی چشمہ پر وارد ہوتی ہین تو ازدحام ہوتا ہے
اوسی طرح یہ قطا اوس نہر پر مجتمع ہوگئے ہین۔

۱۷ نعبت غشاشا ثم مرت کانها　　　مع الصبح رکب من احاظة مجفل

(اللغة) عبت ای شرب الماء من غیر مص وغشاشا ای قليلا والمراد کونه علی عجلة
والرکب رکبان الابل خاصة دون غيرها واحاظة قبيلة من اليمن اومن الاذد
والمجفل المسرع (المعنی) پس سیراب ہوے وہ قطا تعجیل کے ساتھ پھر گذر گئے
وہ گویا کہ وہ صبح کے وقت شتر سوار تھے قبیلہ احاظہ کے جو تیز رو تھے۔ حاصل مطلب
یہ ہے کہ جلدی مین آکے اون جماعت قطا نے پانی پیا پھر وہ صبح ہوتے ہی
تاریکی باقی رہی تھی کہ چلے گئے اور اس سے مقصود اونکی عجلت اور سرعت ہے اور
نتیجہ اس سے یہ ہے کہ باوجود اونکی اتنی جلدی مین ہونے کے مین اونکے پہلے پانی
پیکے نکلتا ہون۔

۲۷ والف وجه الارض عند افتراشها　　　باهدأ تنبيه سناسن قحل

(اللغة) الف من الالف وهو الانس والاهدأ شديد الثبات والموصوف
محذوف ای منکب اهدأ وتنبيه ترفعه وتبعده والسناسن جمع سنسن

حروف فقار الظهر وهی مغارز رؤس الاضلاع وقحل جمع قاحل وهو الیابس (المعنی) اور مین مانوس ہوتا ہون روے زمین سے جب مین اوسکو اپنا فرش بناتا ہون ایسے مستحکم کاندھے کے ساتھ جسکو ملبند کیے ہوے ہین پسلیان کہ جو لاغر وخشک ہین حاصل معنی یہ کہ مین ایسا جفاکش ہون کہ مجھے بستر کی احتیاج نہین اور زمین پر سونیکی عادت پڑ گئی ہے لہذا اوسی پر سوتا ہون کروٹ سے کاندھے کے بھل اور بظاہر اسکا فائدہ یہ ہے کہ عرب کا یہ مقولہ ہے کہ کروٹ سے لیٹنا مورث غفلت نہین ہوتا چنانچہ ابو کبیر ہذلی نے تابط شرا کی مدح مین بھی کہا تھا ؎

مِا ان یمس الارض الا منکب　　منہ وحرف الساق طی المحمل

وَاَعْدِلُ مُنْحُوضًا کَاَنَّ فُصُوصَہٗ　　کِعَابٌ دَحَاهَا لَاعِبٌ فَهِیَ مُثَّلُ ۲۵

(اللغۃ) اعدل ای اتوسد او اسوی تحت راسی ذراعا منحوضا ای الذی قد ذهب لحمہ والفصوص جمع فص ملتقی کل عظمین والکعاب جمع کعب وهو العظم المکعب الذی یلعب بہ ودحاها بسطها ومنہ قولہ تعالی والارض بعد ذلک دحٰها والمثل جمع ماثل وهو المنتصب الشاخص (المعنی) اور سر کے نیچے بجاے تکیہ رکھتا ہون ایسی کہنی کہ جو بے گوشت ہے گویا کہ ہڈیان اوسکی مکعب گیڑیان ہین کہ جنکو پھیلایا ہے کسی کھیلنے والے نے پس وہ قائم ہین اعدل کا عطف ہے الف پر اور حاصل معنی یہ ہے کہ جفاکش اتنا ہون کہ تکیہ کی بھی پرواہ نہین کرتا اپنے لاغر ہاتھ کو جس کا گوشت گھل گیا ہے سر کے نیچے بجاے

تکیہ رکھ دیتا ہون کہ اوس پیٹ ہڈیاں ایسی ہین جیسے کیڑا پن کسی بازی گر کی جنکو اوس نے زمین پر پھیلا یا ہے اور وہ قائم ہین۔

٤٦ فَاِنْ تَبْتَئِسْ بِالشَّنْفَرٰى اُمُّ قَسْطَلٍ ۔۔۔ لَمَا اغْتَبَطَتْ بِالشَّنْفَرٰى قَبْلُ اَطْوَلُ

(اللغۃ) تبتئس نکرہ وتحزن والشنفری یرید بہ نفسہ وکلا یبعد انہ من الشنفار وھو الخفیف وسمی بذلک لخفۃ سیرہ فانہ شاعر عداء لا یلحقہ الخیول ومنہ المثل اعدی من الشنفری وقیل ھو ماخوذ من قولھم اذن شنفاریۃ اذا کثر شعرھا فسمی بذلک لکثرۃ شعرہ وقال الزمخشری ھو العظیم الشفتین ونقل المبرد عن ابی العباس الشنفری البعیر الضخم وسمی بہ لعظم جسمہ وام قسطل الحرب سمیت بذلک لان الحرب تثیر القسطل ای الغبار وقولہ فلذلک لنسبت الیہ والاغتباط السرور (المعنی) پس اگر غمگین ہوئی ہے شنفری کے فراق سے جنگ تو اوس کا خوش ہونا شنفری کے سبب سے قبل ہین طولانی ہے یعنے اب اگر مین پیری یا ضعف کی وجہ سے جنگ مین نہین جاتا اور جنگ میرے نہ ہونے سے مغموم ہوئی ہے اسلئے کہ اوسکا حق کوئی ادا نہین کرتا تو کوئی رنج کی بات نہین ہے اسکے قبل بہت زمانہ ایسا گذرا ہے کہ مین اوسین کارنمایاں کرچکا ہون اور وہ میرے کارناموں سے خوش ہوچکی ہے۔

٤٧ طَرِيدُ جِنَايَاتٍ تَيَاسَرْنَ لَحْمَهُ ۔۔۔ عَقِيرَتُهُ لِاَيِّهَا حُمَّ اَوَّلُ

اللغة) الطريد المطرود ای ما طردت من صيد او غيره والجنايات
جمع الجناية وهى الجريرة وما يفعله الانسان من الظلم والجور وتياسرن
ای تقامرن او تقاسمن والعقيرة اللحم وحمّ قضى وقدر واول مبنى
على الضم للقطع عن الاضافة والتقدير لايها اخمّ اول شيئ
والمعنى) وه (شنفری) ایسا شکار ہے جنايتون کا کہ وه تقسیم کر لیتے ہین
اوسکے گوشت کو جسم اوسکا جسکے لیئے بھی پہلے معین ہو جائے ۔ حاصل کلام
یہ ہے کہ مین ہمیشہ غارت گری کیا کرتا ہون اور لوگون کی جنایتین کرتا
رہتا ہون تو میرا تمام جسم جنایتون کا حصہ ہے وه اپنے درمیان مین تقسیم
کرتی ہین تو گویا جتنے اعضا میرے جسم مین ہین اوتنی ہی جنایتین مجھسے
متعلق ہین اب جس جنایت کے حصہ مین وه جسم پہلے آجائے اوسی کا حصہ ہو جائیگا
تنام اذا ما نام یقظی عیونها حثاثا الی مستکرہٍ تتغلغل ٤٨
وفی نسخة اخری سراعا الی مکروهها تتغلغل (اللغة) تنام اشارة الی
الجنايات وعيونها عن مستحقيها والحثاث بمعنی السراع وتتغلغل
تسرع (المعنى) سو جاتے ہین وه لوگ جسکے جرم اوس نے کیے ہین جب
وه سو جاتا ہے اس حالت مین کہ اونکی آنکھین بیدار رہتی ہین اور وه
سریع ہوتے ہین اوسکے رنج رسانی کی جانب اور تیزی کرتے ہین
مقصود یہ ہے کہ مین نے بہت غارت گری کی ہے اور جرم لوگون کے
کیے ہین لہذا میرے مخالفین بہت زیاده ہین یہانتک کہ جب مین

غافل ہوتا ہون اور وہ بھی سوتے ہین اوسوقت مجھ اونکو مجھے ضرر پہونچانے
اور فریب کرنیکا دھیان رہتا ہے اور اسی کے تدابیر سوچا کرتے ہین اور مجھکو
کمروہ پہونچانیکی فکرین کرتے رہتے ہین۔

۴۹ وَالِفُ هُمُومٍ مَا تَزَالُ تَعُودُهُ عِيَاداً كَحُمَّى الرِّبْعِ بَلْ هِيَ اَثْقَلُ
ویروی او هو اثقل (اللغۃ) الالف المستانس والعود والعیاد زیارۃ
المریض وحمی الربع التی تاخذ یوما وتدع یومین ثم تجیئ فی الیوم
الرابع وهی اصعب الحمی (المعنی) اور (شنفری) مانوس ہے غم ورنج
سے کہ ہمیشہ وہ غموم اوسکی عیادت کرتے رہتے ہین مثل چوتھی دن کی
باری سے آنے والے بخار کے بلکہ یہ اوس سے بھی زیادہ سنگین ہین یعنے
جسطرح یہ تپ بار بار آتی ہے اور پیچھا نہین چھوڑتی اسی طرح ہموم
میرا ساتھ نہین چھوڑتے حتی کہ گویا مجھکو اون سے محبت ہوگئی ہے اور
مین اونکا الیف ہوگیا ہون

۵۰ اِذَا وَرَدَتْ اَصْدَرْتُهَا ثُمَّ اِنَّهَا تَثُوبُ فَتَاتِي مِنْ تُحَيْتُ وَمِنْ عَلُ
(اللغۃ) وردت بمعنی حضرت واصدر فی المشرعۃ والاصدار
الرد وتثوب ای ترجع ومنہ قولہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
طوبی لهم وحسن ماب ای مرجع ویروی تنوب ایضا بمعنی ترجع
ومنہ ناب الیہ عقلہ ای رجع وفی نسخۃ ثالثۃ تثوب ایضا بمعناهما
ومنہ قولہ تعالی جعلنا البیت مثابۃ للناس ای مرجعا ومنہ الثواب

لانه يرجع الى المطيع وتحيت تصغير تحت وانيته من عل بكسر اللام و
ضمها ومن علا ومن عال كلها اى من فوق (المعنى) جب آتے ہین وہ
ہموم تو مین اونکو پلٹتا ہون پھر وہ پلٹ آتے ہین پس آجاتے ہین نیچے سے
اور اوپر سے حاصل یہ ہے کہ لاکھ مین ہٹاتا ہون رنج وغم کو مگر وہ غموم
مجھکو چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور نیچے اوپر سے مجھ پر چھا جاتے ہین۔
اور تحیت کی تصغیر یعنے کچھ نیچے سے میرے اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ میرے
قریب ہی رہتے ہین مین اونکو ہٹاتا بھی ہون تو وہ زیادہ دور نہین ہوتے
کچھ ہٹ جاتے ہین۔

فَاِمَّا تَرَيْنِي كَابْنَةِ الرَّمْلِ ضَاحِيًا عَلٰى رِقَّةٍ اَحْفٰى وَلَا اَتَنَعَّلُ ٥١
فَاِنِّي لَمَوْلَى الصَّبْرِ اَجْتَابُ بَزَّهُ عَلٰى مِثْلِ قَلْبِ السِّمْعِ وَالْحَزْمَ اَفْعَلُ ٥٢

(اللغة) فاما ما زائدة والمعنى ان ترينى وابنة الرمل الظبية والبقرة
وسميتا بها لانهما لا تكونان الا فى سهل الارض وقال بعض الحية
وقيل الوحشية والضاحى البارز للشمس وعلى رقة اى حال هزال فاحفى
امشى بغير خف ولا نعل ولا اتنعل اى لا البس النعل واما ذكر الثانى على
سبيل التوكيد والمعنى واحد والمولى ههنا بمعنى الصاحب اى انا صاحب
الصبر او بمعنى الاولى اى اولى بالصبر كما فى قوله تعالى مولاكم النار
والصبر حبس النفس عن الجزع واجتاب لبس من اجتاب
القميص لبسه والبز الثياب والسلاح ومنه البزاز والسمع

بأنكستر اند ذئب من الضبع ويزعمون انه لا يموت حتف انفه كالحية وفي عدوه اسرع من الطير وثبته تزيد على ثلثين ذراعا وفي المثل اسمع من سمع واما ولد الضبع من الذئب فهو الشيادة والنعل فالحذى (المعنى) پس اگر تو مجھکو دیکھتی ہے مثل جنگلیون کے یا سانپون کیطرح اسکو دھوپ مین برہنہ اور لاغر ننگے پیر ہون اور نعل پہنے ہوئے نہین ہون تو (کوئی عیب نہین ہے اسلیے کہ) مین صبر کرنے والا ہون کہ پہنا ہون لباس صبر کا ایسے دل پر جو سمع کے دل کا سا ہے اور ہوشیاری واحتیاط کی نعل پہنتا ہون۔ حاصل یہ ہے کہ موافق عادات عرب کے اپنی زوجہ سے خطاب کرکے کہتا ہے کہ تو مجھے اب اس فقر واحتیاج کی حالت مین اگر دیکھ رہی ہے کہ میرے پاس سایہ مین ٹھہرنے کیلیے جگہ تک نہین اور لباس بھی نہین دھوپ مین پھرتا ہون لاغری کے ساتھ ساتھ پیادہ پا بغیر نعل کے ننگے پاؤن تو اسمین کوئی عیب نہین اسلیے کہ اس لباس ظاہری کے بدلے مین صبر کا لباس زیب بدن کیے ہون اور اس نعل کے بدلے حزم وہوشیاری کی نعل میرے پاؤن مین ہے یعنی جسطرح کہ نعل انسان کو راستہ کے کانٹون اور سنگریزون سے بچاتی ہوئی منزل مقصود تک پہونچا دیتی ہے اسی طرح ہوشیاری واحتیاط کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان مضرتون سے اور نقصانون سے محفوظ اپنے مقصود کو حاصل کر لیتا ہے لہذا مجھکو اس لباس ونعل کی وجہ سے لباس ونعل ظاہری کی پرواہ نہین رہتی ہے۔

۵۳ وَأُعْدِمُ أَحْيَانًا وَأُغْنِى وَإِنَّمَا ۔ يَنَالُ الْغِنَى ذُوالْبُعْدَةِ الْمُتَبَذِّلُ
(اللغة) اعدم ای افتقر والاحیان جمع حین وھو وقت مبہم یصلح لجمیع
الازمان طال او قصر واغنی من الغنی بالکسر ضد الفقر والبعدة
بالضم اسم للبعد والمراد بہ البعد فی الھمة و فی نسخة البغیة بمعنی
الطلب والمتبذل الذی لا یصون نفسہ (المعنی) اور کبھی مین فقیر ہوتا
ہون اور کبھی غنی ہوتا ہون اور بس تونگری اوسی شخص کو ملتی ہے جو بعید
ہمت ہو اور اپنے رکھنے رکھاؤ کی اوسے پروا نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ مین
کبھی فقر و فاقہ مین بسر کرتا ہون اور کبھی مالدار ہوجاتا ہون اور میرا فقیر
ہونا اور مالدار ہونا عجیب نہین ہے اسلیے کہ مال وہ شخص پاتا ہے جو بعید
ہمت ہو اور اوسکے ساتھ ساتھ عار سے اپنی حفاظت نہ کرے بلکہ جو طریقہ
تحصیل معاش کا ہو اوسے اختیار کرلے اور مین عار سے بچتا ہون
لہذا مال مجھے نہین ملتا۔
۵۴ فَلَا جَزِعٌ مِنْ خَلَّةٍ مُتَكَشِّفٌ ۔ وَلَا مَرِحٌ تَحْتَ الْغِنَى أَتَخَيَّلُ
(اللغة) الجزع کالکتف الذی لا یکون صابرا والخلة الحاجة والمثل الخلة
تدعوالی السلة ای الی السرقة والمتکشف الذی یظھر فقرہ والمرح
ضد یدل الفرح والنشاط والتخیل ای التکبر (المعنی) بس نہ مین جزع و
فزع کرنے والا ہون فقر سے کہ میرا فقر و فاقہ ظاہر ہوجائے اور نہ زیادہ
خوش ہونے والا ہون ثروت کے وقت کہ تکبر کرون جسوقت مین کہ شاعر

اپنے زمانہ کی دو قسمین کرچکا کہ کبھی مین غنی ہوتا ہون اور کبھی فقیر ہوتا ہون
تو اب ہر حالت مین اپنی کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ جب مین فقیر ہوتا ہون
تو نالہ وزاری نہین کرتا کہ میرا حال سب پر کھل جائے بلکہ صبر سے کام لیتا
ہون اور جب مالدار اور غنی ہوتا ہون تو اکڑتا نہین اور غرور وتکبر سے کام
نہین لیتا یعنے مین بردبار اور صاحب وقار ہون نہ فقر کے وقت فریاد
کرتا ہون اور نہ ثروت کے بعد تکبر کرتا ہون اور اس سے اشعار ہے اس
جانب کہ مصیبت کے وقت انسان کو نالہ وفریاد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر
ایسا کرے گا تو اسکا حال دوسرون کو معلوم ہوجائیگا اور جب انسان صاحب
ثروت ہو تو تکبر اور نشاط نہ کیے اسلیے کہ اگر ایسا کرے گا تو دوسرے
بے مالدارون کی خاطر شکنی ہوگی۔

۵۵ وَلَا تَزْدَهِي الْأَطْمَاعُ حِلْمِي وَلَا أُرَى   سَؤُوْلًا بِأَعْقَابِ الْأَحَادِيْثِ أُنْمِلُ

(اللغۃ) تزدھی تستخف والاطماع جمع طمع بمعنی الحرص وفی
نسخۃ الاجہال واحدھا جہل والحلم بالکسر الاناۃ جمعہ احلام
والاحادیث جمع حدیث وھو الخبر ویروی الاقاویل وھو جمع اقوال جمع
قول وانمل ای اتم من النملۃ مثلثۃ النمیمۃ او اکذب من النملۃ
کفرحۃ الکذب یقال فیہ نملۃ ای کذب (المعنی) اور طمع وحرص میری
بردباری کو دور کر کے مجھے بے وقار نہین کرتی اور نہ مین (کبھی) ایسا
(عادت والا) دکھائی دیتا ہون کہ لوگون کی بات سننے کے بعد اوسمین

زیادہ کھوج کرون اور چغلیان کھاؤن۔ حاصل یہ ہے کہ مین حریص وطامع نہین ہون کہ طمع میری بردباری وتحمل کو دور کردے اور مین ایسا نہین کرتا کہ کوئی مجھ سے بات چھپا کے تو خواہ مخواہ مین اوس سے سوال کیے جاؤن کہ کیا ہوا اور نہ بعد باتون کے لگائی بجھائی کرتا ہون اور باعث فتنہ ہوتا ہون اور اسمین تعلیم ہے اس امر کی کہ انسان کو فتنہ وفساد کی باتون کو پھیلانا نہ چاہیے اور نمامی مناسب نہین ہے۔

۵۶ وَلَيْلَةِ نَحْسٍ يَصْطَلِي الْقَوْسَ رَبُّهَا وَاَقْطُعَهُ اللَّاتِي بِهَا يَتَنَبَّلُ

۵۷ دَعَسْتُ عَلَى غَطْشٍ وَبَغْشٍ وَصُحْبَتِي سُعَارٌ وَاِرْزِيزٌ وَوَجْرٌ وَاَفْكَلُ ۱۵۷ ازیز

(اللغۃ) الواو واو رب والنحس الریح الباردۃ ویصطلی ای یقاسی حر النار وشدتہا والاقطع جمع قطع ہو سہم قصیر عریض النصل ویتنبل ای یرمی بہا ودعست بمعنی طعنت والغطش الظلام ومنہ قولہ تم اغطش لیلہا واخرج ضحہا والبغش المطر الضعیف وہو فوق الطش والسعار شدۃ الجوع والارزیز بالکسر برد صغار کالثلج والوجر الخوف والافکل کاحمد الرعدۃ (المعنی) اور بہت سی راتین ہین ایسی کہ تاپتا ہے کمان سے اوسکا مالک اور اپنے اون تیرون سے جنکو وہ وقت جنگ پھینکتا ہے غارتگری کی مینے باوجود تاریکی کے اور ہلکی ہلکی بارش کے ایسی حالت مین کہ میرے ساتھیون کے قائم مقام بھوک تھی اور اولے تھی اور خوف تھا

اور لرزہ دیتا حاصل یہ ہے کہ بہت سی سخت راتون مین جنگلی خشکی کی یہ حالت
تھی کہ کمان والے اپنی کمانون اور تیرون سے تاپ تاپ کے سردی
کو دور کرتے تھے اتنی سخت و سرد راتون مین نے دشمنون پر غارت گری
کی ہے باوجودیکہ موانع بھی موجود تھے تاریکی تھی اور ہلکی سی بارش بھی
ہو رہی تھی اور مین تنہا بھی تھا کوئی ساتھی نہ تھا سواے بھوک کے
اور چھوٹے چھوٹے اولون کے اور خوف کے اور اوس لرزہ کے جو جسم
مین بسبب سردی یا ڈر کے تھا بس یہی چار میرے ساتھی تھے - کمان
تاپنے سے انتہاے شدت کا اظہار ہے کہ اتنی شدت سرا کی ہے کہ تیر
کمان ایسی عزیز چیز تاپنے مین صرف کی جاتی ہے اس سے بڑھ کے
شدت سردی کی عرب کے نزدیک نہین ہو سکتی -

٥٨ فَاَیَّمْتُ نِسْوَانًا وَاَیْتَمْتُ اِلْدَۃً وَعُدْتُ کَمَا اَبْدَاْتُ وَاللَّیْلُ اَلْیَلُ

(اللغۃ) ایمت ای جعلتہن ایامی وھی جمع ایم لکیس من لا زوج
لہا بکرا او ثیبا ومنہ قولہ تعالی انکحوا الایامی منکم الایۃ وایتمت
ای ترکتہم ایتاما والالدۃ جمع ولد وعدت ای رجعت وابدات
بمعنی ابتدأت وکما ابدأت صفۃ لمصدر محذوف وما مصدریۃ
والتقدیر مع المعنی عدت عوداکا بدائی ولیل الیل طویل شدید
ان شدید لیالی الشہر ظلمۃ او لیلۃ الثلثین وقیل نابت الظلمۃ
مسحکما یقال نہار انہر وشہر اشہر ودہر ادہر اذا اکمل

(المعنی) پس مینے بیوہ کر دیا کچھ عورتوں کو اور یتیم کر دیا کچھ بچوں کو اور پلٹا مین اُسی شان سے جسطرح آبتدا کی تھی ایسی حالت مین کہ رات بہت تاریک تھی یعنی جب مین نے اُس رات مین غارت گری کی تو بہت سے لوگون کو قتل کر کے اونکی زوجہ کو بیوہ بنا دیا اور بہت سے شخصون کو مار کے اونکے بچون کو یتیم کر دیا اور پھر پلٹ آیا اس طرح کہ پلٹنے کی حالت مین بھی ویسا ہی صحیح و سالم تھا جیسا وقت شروع جنگ تھا اور رات کی تاریکی اپنی شدت و سختی پر باقی تھی۔

۵۹ وَاَصْبَحَ عَنِّیْ بِالْغُمَیْصَاءِ جَالِسًا فَرِیْقَانِ مَسْئُوْلٌ وَاٰخَرُ سَائِلُ

(اللغۃ) الغمیصاء موضع بنجد والجالس من اتی الجالس وھی نجد یقال جلس اذا اتی الجلس ای نجد الما یقال اتھم اذا اتی تھامۃ (المعنی) اور صبح کی مقام غمیصاء پر نجد مین ٹھہرے ہوئے دو گروہون نے کہ ایک سے سوال کیا جا رہا تھا میرے متعلق اور دوسرا سوال کر رہا تھا۔ حاصل یہ ہے کہ رات کو جو مین نے غارت گری کی اور صبح ہوئی تو اوسکے چرچے ہونے لگے مقام غمیصاء مین کہ جو نجد مین ہے کچھ لوگ میرے حالات پوچھ رہے تھے اور کچھ لوگ بتا رہے تھے

۶۰ فَقَالُوْا لَقَدْ ھَرَّتْ بِلَیْلٍ کِلَابُنَا فَقُلْنَا اَذِئْبٌ عَسَّ اَمْ عَسَّ فُرْعُلُ

(اللغۃ) ھرّت ای صوتت وعسّ طاف باللیل ومنہ یسمی الذئب عسوسا وعسناسا والفرعل بالضم ولد الضبع جمعہ فراعل وفی المثل اغزل من فرعل

(المعنی) پس کہا اون لوگون نے کہ چیخے تھے شب کو ہمارے کتے تو ہم نے کہا
کہ آیا کوئی بھیڑیا آیا ہے یا کوئی بجو آگیا ہے۔ شاعر تصویر کھینچتا ہے اُن لوگون
کی حیرا ور تعجب آمیز مکالمہ کی کہ دو لوگ آپس مین یہ چرچا کر رہے تھے کہ شب کو
ہمارے کتے چیختے تھے تو ہمنے کہا کہ انکے چلانے اور شور کرنیکا سبب کیا ہے
کیا کوئی بھیڑیا رات کے وقت گھر کے گرد پھر رہا ہے یا کوئی بجو کا بچہ آگیا ہے
اسوجہ سے یہ بھونک رہے ہین۔

٦١ فَلَمْ يَكُ اِلَّا نَبْأَةٌ ثُمَّ هَوَّمَتْ ۔۔۔ فَقُلْنَا قَطَاةٌ رِيعَ اَمْ رِيعَ اَجْدَلُ

(اللغۃ) النبأۃ الصوت الخفی وهوّمت ای نامت بعد النباح وریع
افزع والاجدل الصقر (المعنی) پس کچھ نہ تھا مگر ایک چھوٹی سی آواز کتوں کی
پھر وہ خاموش ہوگئی تو ہمنے کہا کہ کوئی قطا ڈرایا گیا ہے یا کوئی شکرا ڈرا گیا ہے
حاصل کلام یہ ہے کہ شب کے واقعہ کا اظہار وہ لوگ کر رہے ہین کہ پس
ایک پست آواز دور سے آئی اور پھر خاموش ہوگئی تو ہم نے کہا کہ کیا کسی نے
آشیانون مین چکورون کو ستا دیا ہے جس سے کتے بھونکے ہین یا شکرے
پریشان کیے گئے ہین۔

٦٢ فَاِنْ يَكُ مِنْ جِنٍّ لَاَبْرَحُ طَارِقًا ۔۔۔ وَاِنْ يَكُ اِنْسًا مَا كَهَا الْاِنْسُ تَفْعَلُ

(اللغۃ) البراح الشدۃ والطارق الآتی باللیل وما کہا بمعنی ما کہذا
ولعل المراد بالجن البدوی وبالانس الحضری (المعنی) پس اگر وہ (آیا ہو)

جنات سے تھا (یعنے بدوی تھا) تو سخت ترین آنے والا تھا اور اگر انسان (یعنے شہری شخص) تھا تو شہری لوگ تو ایسا کرتے نہین۔ حاصل معنی یہ ہے کہ پھر اظہار خیالات ہو رہا ہے شب کو آنے والے کے متعلق کہ وہ کوئی صحرائی عرب تھا یا شہری شخص تھا اگر صحرائی تھا تو بڑی بلا کا آدمی تھا جس نے اتنی سخت وسرد رات مین غارت گری کی اور اگر کوئی شہر والا آدمی تھا تو شہر کے لوگ ایسے ہوتے نہین کہ اتنی سرد شب کو لوٹ کرین اور غارتگری کو آئین

۶۳ وَيَوْمٍ مِنَ الشِّعْرَى يَذُوبُ لُوَابُهُ ۔۔۔ أَفَاعِيهِ فِي رَمْضَائِهِ تَتَمَلْمَلُ

۶۴ نَصَبْتُ لَهُ وَجْهِي وَلَا كِنَّ دُونَهُ ۔۔۔ وَلَا سِتْرَ إِلَّا الْأَتْحَمِيُّ الْمُرَعْبَلُ

(اللغة) الشعرى کوکب معروف یطلع بعد الجوزاء وطلوعه فی شدة الحر ومنه قوله تعالى انه هو رب الشعرى ويذوب لقيص يجد ولواب الشمس شئ كانه ينحدر من السماء اذا قام قائم الظهيرة تراه كنسج العنكبوت ويدوي لعابه وهما بمعنى واحد والافاعي جمع افعى حية خبيثة والرمضاء الارض الشديدة الحرارة والتململ التحرك على الفراش اذ لم تستقر عليه من الوجع كانها على ملة والملة الرماد الحار ونصبت اى اقمت والكن وقاء كل شئ وستره والجمع اكنان قال الله عز وجل وجعل لكم من الجبال اكنانا والاتحمي برد من عمل اليمن والمرعبل الممزق (المعنى) اور بہت سے دن ہین اون دنون مین سے جنمین شعری طالع ہوتا ہے اور دوپہر کا وقت ہوتا ہے کہ سانپ اوس

دن کے گرم زمین مین تڑپتے ہوتے ہین اُس دن کی گرمی سہنے کے لیے مینے
اپنا چہرہ نصب کردیا ایسی حالت مین کہ کوئی پردہ نہ تھا اُسکے سامنے اور کوئی حائل نہ تھا
مگر ایک میری چادر بوسیدہ پھٹی ہوئی تھی۔ حاصل کلام سلسلۂ سیاق سے یہ ہے کہ جسطرح سردراتون
مین مین نے غارتگری کی ہے اُسی طرح بہت سے گرم دن اس فصل گرما
مین کہ جسمین شعری طالع ہوتا ہے اور یہ وہ ستارہ ہے جو نہایت گرما مین
نکلتا ہے ایسے وقت کہ دوپہر کا وقت ہو کہ آفتاب سے زمین تک چنگاریان
نکل رہی ہون اور سانپون کی یہ حالت ہو کہ وہ بسبب گرمی کے تپتی ہوئی
زمین پر کروٹین لے رہے ہون بانیمعنی کہ گرمی کا اثر ظاہر ارض سے سرایت
کرکے باطن تک پہونچا ہو کہ سانپون کو اپنے مساکن مین چین نہین آتا
ایسے گرم دن تمازت آفتاب مین مینے سفر کے لیے منھ اُٹھا دیا اور کوئی حائل
ایسا نہین کہ میرے چہرے کو تمازت سے بچا سکے اور نہ میرے جسم پر کوئی
رکھ تھی سوا سے ایک چادر کے جو بوسیدہ اور خراب حال تھی۔ اکثر گرمی مین
دوپہر کے وقت مکڑی کے جالے کا تار سا اُڑتا ہوا ہوا مین دکھائی دیتا ہے
اوسکو عرب مین لواب الشمس کہتے ہین اور ذوبان سے مقصود یہ ہے
کہ وہ تار ایسی گرمی کے وقت مین پگھل کر ہوا مین پراگندہ تھا یعنے بہت
گرمی کا وقت تھا۔

٦٥ وَضَافٍ إِذَا هَبَّتْ لَهُ الرِّيحُ طَيَّرَتْ ۞ لَبَائِدَ عَنْ أَعْطَافِهِ مَا تُرَجَّلُ

(اللغۃ) الضافی السابغ وھو صفۃ لمحذوف ای شعر ضاف عطفا علی قولہ الا تجمے
المرعیل والالبائد جمع لبید ۃ وھو ما تلبد من الشعر ای تداخل ولزق بعضہ
ببعض والاعطاف الجوانب وترجلی ای تسرح من الترجیل ھو تسریح
الشعر بالمشط او غیرہ (المعنی) اور (میرے سر کے) بڑے بڑے بال کہ
جب ہوا چلتی ہے تو وہ اڑا دیتی ہے گچھونکو او سکے پہلوؤنسے کہ جنمین کنگھی نہین
کیجاتی مقصود یہ ہے کہ مین جب اوس شدت گرما مین سفر کے لیے
نکلتا ہون تو آفتاب سے روکنے والی میری جسم پر کوئی چیز نہین ہوتی مگر
ایک پھٹی ہوئی چادر اور میرے سر کے بالون کا جھنڈ جنمین کنگھی نہین کی گئی ہے
اسلیے کہ مجھے لوٹ اور غارتگری وغیرہ کے پیچھے اتنی مہلت نہین کہ اپنے
سر کے بالون مین کنگھی کرلیا کرون تو جب ہوا چلتی ہے گچھے اون بالون کے
جو مجتمع ہین پہلوؤن سے سر کے اڑتے ہین۔

٦٦ بَعِیْدٌ بِمَسِّ الدُّھْنِ وَالْفَلْیِ عَھْدُہٗ ۔ لَہٗ عَبَسٌ عَافٍ مِنَ الْغِسْلِ مُحْوِلٗ

(اللغۃ) الفلی تنقیۃ الراس من القمل والعبس یبس الوسخ واصلہ ما
یتعلق باذناب الشاۃ والیاتہا من الارواث والابعار والعافی الکثیر
والغسل بالکسر ما یغسل بہ الراس من خطمی ونحوہ والمحول الذی اتی
علیہ حول (المعنی) دور ہے چھونے سے تیل کے اور صفائی سے زمانہ اون
بالون کا کہ اونمین صاف کرنے کی چیزون کے بدلے خشک میل بہت

بہت جما ہوا ہے جو سال بھر کا ہو گیا ہے۔ شاعر اپنی مصروفیت کو ترب اور
تحصیل علوم ترقی مین دکھاتا ہے کہ ایک عرصہ سے سر مین تیل نہین لگا ہے
اور وہ صاف نہین کیا گیا ہے۔ اور بعد مین ان چیزون کے جنسے سر کو
صاف کیا جائے اوسمین سال بھر کا میل کھٹا ہے

٦٧ وَخَرْقٍ كَظَهْرِ التُّرْسِ قَفْرٍ قَطَعْتُهُ   بِعَامِلَتَيْنِ ظَهْرُهُ لَيْسَ يُعْمَلُ

(اللغة) الخرق الارض الواسعة تتخرق فيها الرياح والترس المجن والقفر
الخلاء من الارض والعاملتان الرجلان (المعنى) اور بہت سے ایسے
جنگل ہین مثل پشت سپر کے بے آب و گیاہ جنکی پشت کام مین نہین لائی
گئی تھی قطع کیا ہے مینے اونکو دو پیرون سے اپنے۔ حاصل شعر یہ ہے کہ
اکثر بے آب و گیاہ جنگل ہین جو مثل پشت سپر کے چٹیل میدان ہوتے ہین اونکو
اپنے پیرون سے قطع کرتا ہون کہ میرے قبل اوس زمین پر لوگ نہین چلے
ہین یعنے وہ راستہ متعارف نہین ہے بلکہ مین ہی اوس راستہ پر چلا ہون

٦٨ فَأَلْحَقْتُ أُولَاهُ بِأُخْرَاهُ مُوفِيًا   عَلَى قُنَّةٍ أُقْعِي مِرَارًا وَأَمْثُلُ

(اللغة) الموفي المشرف والقنة بالضم اعلى الجبل واقعى من الاقعاء وهو ان
يلصق الرجل اليتيه بالارض وينصب ساقيه ويتساند الى ما وراءه و
اقعى الكلب جلس على استه وامثل اى انتصب قائما (المعنى) پس
ملحق کردیا مینے اول کو اوس میدان کے آخر سے ایسی حالت سے کہ مین چڑھا

ہوا تھا ایک پہاڑی پر کہ اوکڑو بیٹھ جاتا تھا کبھی اور کھڑا ہو جاتا تھا یعنی مینے
پورا وہ جنگل قطع کرلیا اُسوقت جب مین ایک پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا
اور تھکن کی وجہ سے کبھی بیٹھ جاتا تھا اور کبھی پھر کھڑا ہو جاتا تھا یا یہ کہ دشمن کی تلاش
مین کبھی بیٹھ کے تاکتا تھا اور کبھی کھڑے ہو کے تاکہ کوئی مجکو دیکھ نہ لے۔

69 تَرُوْدُ الْاَرَاوِيُّ الصُّحْمُ حَوْلِيْ كَاَنَّهَا عَذَارَىٰ عَلَيْهِنَّ الْمُلَاءُ الْمُذَيَّلُ

(اللغة) تروداى تذهب وتجئ والاراوى جمع اروية بالضم والكسر انثى
الوعول والصحم جمع اصحم وهى الوعول السود التى يضرب لونها الى
الصفرة والعذارى الابكار والملاء بالمد جمع ملائة الريطة والمذيل
طويل الذيل وهو صفة الملاء وتذكيره باخذ معنى الثوب (المعنى)
آتے جاتے ہین بز الن کوہی سیاہ رنگ زردی مائل میرے گرد
گویا کہ وہ باکرہ عورتین ہین جنکے اوپر لنبے لنبے دامنون کی چادرین ہین حاصل
یہ ہے کہ مجھے جنگل مین اتنے دن گذر گئے کہ بز الن کوہی اور جانورون کو
مجھ سے وحشت جاتی رہی تو سیاہ رنگ کی زردی مائل بکریان میرے گرد
آتی جاتی ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوجوان عورتین ہین جو چادرین اوڑھے ہین
جنکے دامن وسیع ہین۔

70 وَيَرْكُدْنَ بِالْاٰصَالِ حَوْلِيْ كَاَنَّنِيْ مِنَ الْعُصْمِ اَدْفٰى يَنْتَحِي الْكِيْحَ اَعْقَلُ

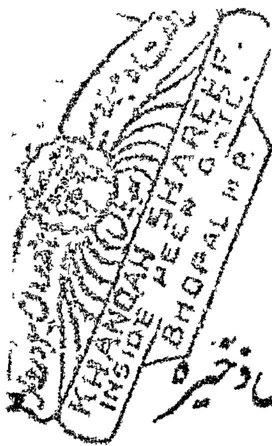
(اللغة) يركدن اى يسكنّ والاصال جمع اصيل وهو الوقت من العصر

الی الغرب کما فی قولہ ثم یسبح لہ فیہا بالغد و والاصال رجال الایۃ و آالعصم جمع اعصم
من الوعل ما فی ذراعیہ او فی احدہما بیاض و سائرہ اسود او احمر والاد فی من الوعول
ما طال قرنہ و تنتحی ای یقصد و آالکیح عرض الجبل والاعقل المتحد ودا الممنوع
زالمجنب) اور دو ہران کوہی ٹھہرتے ہین شام کے وقت میرے ہی گرد گویا کہ مین سفید
ہاتھون کے ہران کو ہی مین سے ایک بڑے سینگون والا بکرا ہون کہ جو قصد
کرتے پہاڑ کا اور بندھا ہوا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ جانور مجھسے مانوس ہو گئے ہین اور
میرے ہی گرد شب کو ٹھہرتے ہین گویا مین بھی انہین مین سے ایک ہون کہ وہ مجھسے متوحش نہین ہوتے
وہذا اخرما انتہی الیہ الارہب من شرح قصیدۃ لامیۃ العرب الحریۃ
بان یکتب بالذہب والجدیر بان یسمی روح الادب وانا الاقل
الراجی رحمۃ ربی القوی علی تقی النقوی عفاہ اللہ واتاہ کتابہ
یوم القیمۃ بیمناہ وما احسن ما رکفامن اناء الطبع الفائق فی

تاریخ

بذلت قصارے الجہد حتی لقد اتی	کعقد اللئالی الغر قد ینط بالذہب
تلمرا ودعت فیہ معان رشیقۃ	الذمن الصہباء احلے من الضرب
وکائن تری فیہ فوائد جمۃ	تحاکی حمیا ما حوتہ ابنۃ العنب
ہلموا ہلموا ایہا الطالبون	بحو تلک للمعانی فہی کالروح للادب
فان رمت عام الطبع من بعد طبعہ	فقل ہاانی شرح للامیۃ العرب

۱۳۴۲ھ



علم رجال

اور

تاریخی معلومات کا کافی ذخیرہ

لیجئے

پچاس علمای اسلام کے واقعات زندگی اور مذہبی کارناموں کا تذکرہ
اگر دیکھنا ہو تو عبایرالانوار کی عیر پیشگی قیمت داخل کر کے ابھی سے خریدار بن جائیے
ورنہ بہت ممکن ہے کہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے۔

نوٹ: جملہ خط و کتابت و ترسیل زر خود مؤلف مدظلہ جناب ممتاز الاماثل وزبدۃ الافاضل مولانا السید آقا مہدی صاحب قبلہ چوک عقب مسجد تحسین لکھنؤ کے پتہ سے ہونا چاہیے۔

المشتہر

ناصر حسین عفی عنہ